جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

والعصر ان الانسان لفی خسر

ماہنامہ العصر

پشاور پاکستان

نومبر ۱۹۹۸ء رجب ۱۴۱۹

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمٰن

Scanned with CamScanner

من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضعفہ لہ اضعافاً کثیراً

بے لوث خدام دین ' اور مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے مخیر

کے لئے

"سنہری موقعہ"

جامعہ عثمانیہ کے توسیعی منصوبہ عثمانیہ کالونی چراٹ روڈ نزد پبی کی وسیع و عریض زمین کی چار دیواری پر کام شروع ہے اس کام کے لئے تخمیناً" آٹھ لاکھ اینٹ چھ ٹرک سیمنٹ بجری اور ریت درکار ہے جبکہ ماسٹر پلان کی تیاری کا کام شروع ہے۔

صرف چار دیواری کے مجموعی اخراجات پندرہ لاکھ سے متجاوز ہیں۔ صدقہ جاریہ کے طور پر اپنی حلال آمدنی محفوظ کر کے کئی گنا اضافہ ہونے کا موقعہ ضائع نہ کریں۔

آج ہی اپنی آمدنی آخرت کی کرنسی میں تبدیل کر کے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ کیجئے

Scanned with CamScanner

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

مجلس مشاورت
مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمٰن

قانونی مشیر
جناب نثار خان ایڈووکیٹ

جلد نمبر ۴ شمارہ ۱۱

مجلس ادارت
مدیر مسؤل
مفتی غلام الرحمٰن
نائب مدیر
مولانا ذاکر حسن نعمانی

رابطہ فون دفتر نمبر
۰۹۱-۲۷۳۵۶۱

نومبر ۱۹۹۸ء رجب ۱۴۱۹ھ

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر - صوبہ سرحد پاکستان

زیر سرپرستی حضرت مولانا سید شیر علی شاہ زید مجدہم حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدہم

فہرست مضامین

عہد حاضر کے فضلاء اور ان کی ذمہ داریاں	صدائے عصر	۲
محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمٰن	۱۱
دیوبند اور اس کی خدمات	مولانا ڈاکٹر عبدالدیان	۱۵
دارالافتاء	مفتی غلام الرحمٰن	۲۳
عالم اسلام کی مقبوض اور مجبور معیشت	مفتی ذاکر حسن	۲۵
اخبار عالم	مولانا حمید اللہ	۳۴
اخبار الجامعہ	مولانا تحمید اللہ جان	۳۷
تو کائنات حسن ہے یا حسن کائنات	خورشید گیلانی	۴۵

پبلشر و دفتر
مفتی غلام الرحمان نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۸ روپے سالانہ اندرون ملک ۸۰ روپے بیرون ملک ۱۵ ڈالر کی قیمت

Scanned with CamScanner

صدائے عصر

مدیر مسئول کے قلم سے

عہد حاضر کے فضلاء اور ان کی ذمہ داریاں

17 / 18 اکتوبر 1998ء بمطابق 27 / 28 جمادی الثانی 1419ھ کو " مرکز اسلامی بنوں میں دوسری فقہی کانفرنس " منعقد ہوئی - مرکز کے مدیر اعلیٰ رفیق محترم حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ بخاری اس کانفرنس کے داعی اور منتظم اعلیٰ تھے جبکہ آپ کے دست راست اور فکر مدنی کے ترجمان حضرت مولانا قاری عبداللہ اس کانفرنس کے روح رواں رہے - اس سے قبل 1996ء میں یہاں پہلی فقہی کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس لئے اس دفعہ کانفرنس کا عنوان " دوسری بنوں فقہی کانفرنس " رہا - کانفرنس میں ملک کے طول و عرض سے چیدہ چیدہ علماء کے علاوہ بنوں اور وزیرستان کے اکثر علماء نے بڑے شوق و ذوق سے شرکت کی - تحقیقی کمیٹی برائے موضوعات کے صدر جناب ڈاکٹر قبلہ ایاز منصور کی طرف سے مرتبہ چھیاسٹھ (66) موضوعات کی طویل فہرست مقررین کے سامنے رہی - اس کے علاوہ بھی کسی موضوع پر بحث کرنے پر پابندی نہیں تھی بلکہ جو بھی جس موضوع پر بحث کرنا چاہتا اس کو کھلی اجازت تھی - ضخیم مقالہ جات کی نقلیں پہلے سے بھیجی گئی تھیں اور بعض حضرات نے بغیر کسی خاص موضوع پر لکھنے کی بجائے وقت کی مناسبت سے اظہار خیال کیا -

مدارس عربیہ اور دینی معاہد کی سطح پر یقیناً" یہ ایک منفرد اور قابل تحسین کوشش ہے جس کی کامیابی کا سہرا مرکز اسلامی بنوں کو حاصل ہے - عام ارباب مدارس ان مسائل کی طرف نہ کوئی توجہ دیتے ہیں اور نہ وسائل کے فقدان کی وجہ سے اس بار گراں کا متحمل ہوسکتے ہیں - جناب شاہ صاحب نے انتظامی مسائل،

اخراجات کے بوجھ اور ملکی سطح پر مختلف الخیال علماء کو ایک سٹیج پر جمع کرکے کھلے دل سے اظہار خیال کا موقع دے کر آزمائش کے چیلنج کو قبول کرکے ایک کامیاب کوشش کی - صرف یہ نہیں بلکہ آئندہ کے لئے اس کو مزید کامیاب بنانے کا پرجوش عزم رکھتے ہیں - اگرچہ عام طور پر ایسی محفلیں اور مجالس فوٹو گرافی اور تصویر کشی جیسی غیر شرعی حرکتوں کا شکار ہوتی ہیں لیکن بحمد اللہ کانفرنس میں انتظامیہ کی طرف فوٹو گرافی یا ویڈیو بنانے کی کوئی مستقل کوشش نہیں دیکھی گئی بلکہ اس اعتبار سے کانفرنس ان غیر شرعی حرکات سے محفوظ رہی - یہ کانفرنس دو دن جاری رہی - دوسرے دن اگرچہ جلسہ عام کی شکل تھی لیکن پہلے دن کی تمام نشستیں محض علمی اور تحقیقی مباحث پر مشتمل رہیں - کانفرنس کے انتظامات قابل رشک تھے - ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام کو سنبھالنا ہر ایک عالم کو اس کی حیثیت کے مطابق مقام دینا' خورد و نوش اور رہائش کے مسائل میں کسی کی طرف سے شکایت نہ ہونا' نظم و ضبط اور احساس ذمہ داری کا حسین نمونہ تھا جو دیہات جیسے ماحول میں دیکھا گیا -

کانفرنس دور رس نتائج کا حامل ہے - انشاء اللہ تعالیٰ اس سے علماء خصوصاً" نوجوان فضلاء میں بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہوگی اور اس کانفرنس سے بہت کچھ سیکھ کر آئندہ کے لئے اپنی زندگی کی صحیح سمت کا تعین کریں گے - عصر حاضر کے جدید مسائل کے تعین' ان کے سمجھنے اور قابل عمل حل پیش کرنے کے میدان میں کانفرنس کئی رہنما اصول کا تعین کرتی ہے - کانفرنس کی کارکردگی کا مجموعی طور پر کامیابی سے ہمکنار ہونے کا تذکرہ نہ کرنا حقائق سے چشم پوشی کے مترادف ہے لیکن بایں ہمہ کانفرنس کے انعقاد کے لئے جو شبانہ روز محنتیں کی گئی ہیں اور اخراجات کا ناقابل تحمل بوجھ اٹھایا گیا ان کو مدنظر رکھتے ہوئے کانفرنس کی کارکردگی صرف "مقالات" کا کتابی شکل میں شائع ہونے تک محدود رکھنا مناسب نہیں - اتنے زیادہ علماء کا کسی جگہ اکٹھا ہو کر محض علمی اور تحقیقی کام میں مشغول رہنا ایک بڑا کارنامہ ہے - میں ذاتی طور پر اس سے یہی توقع رکھتا ہوں کہ یہ کانفرنس عصری مسائل میں معاشرے کی ایسی رہبری و رہنمائی کرے جس کو آئندہ چل کر سند کی حیثیت حاصل ہو اور تاریخ

Scanned with CamScanner

میں یہ کوشش اجماع امت کی ایک شکل ثابت ہو جبکہ گزشتہ کانفرنس کے فقہی مقالات یا موجودہ کانفرنس کے مقالات کا کتابی شکل میں شائع ہونا بلا شک متعدد موضوعات پر مختلف علماء کی آراء کا ایک مجموعہ ہے جو اپنی جگہ یقیناً" بڑی محنت ہے لیکن اس کو سند کی حیثیت حاصل ہونا یا تمام علماء کی متفقہ رائے کہنا مشکل ہے بلکہ مقالات کو بغیر تحقیق اور علمی کسوٹی پر پرکھنے کے بغیر پیش کرکے شائع کرنے سے کچھ غیر اعتمادی اور بے سند باتیں شامل ہو کر دوسرے علمی مقالات کی عظمت متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی - آئندہ کے لئے میں یہ رائے دینا اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ اگر ایسی کانفرنس کا انعقاد مقالات کی طویل فہرست کی بجائے چند مخصوص ضروری مسائل تک محدود رہے تو اس کی کارکردگی مزید فعال بنائی جاسکتی ہے - تین چار مسائل کو متعین کرکے ان کے لئے الگ الگ کمیٹیاں قائم ہوں - ہر ایک کمیٹی کا ایک صدر ہو اور اس کی نگرانی میں دس پندرہ حضرات متعلقہ مسئلہ پر لکھنے والے ہوں - ان تمام کے مقالات کو سامنے رکھ کر ایک کھلی بحث کے نتیجہ میں جو اتفاقی صورت سامنے آئے وہ کانفرنس میں پیش کرکے دوسرے علماء کی تائید حاصل ہونے کے بعد موجودہ وقت میں یقیناً" ایک مستند مقالہ متصور ہوگا۔ اس طرز پر اگر دو تین مسائل کا حل سامنے آئے تو اس کے فوائد موجودہ فوائد سے کہیں زیادہ ہوں گے - کانفرنس کے انعقاد سے قبل میں نے حضرت شاہ صاحب اور قاری صاحب کی خدمت میں ایک خط کے ذریعے چند تجاویز بھیجی تھیں اگرچہ ان تجاویز پر اس مختصر وقت میں عمل کرنا مشکل تھا آئندہ کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ شاید کچھ کام آئے -

حضرت شاہ صاحب اور جناب قاری صاحب کے حد درجہ خلوص و محبت کے باوجود مصروفیات کی وجہ سے کسی خاص مسئلہ پر کوئی علمی مقالہ تیار نہ کرسکا - تاہم جامعہ عثمانیہ کی طرف سے فاضل محترم حضرت مولانا مفتی ذاکر حسن صاحب نے " کلوننگ " پر ایک پرمغز مقالہ پیش کیا جبکہ رفقاء سفر میں عم زاد بھائی جناب حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب نے " امام ابو حنیفہ " کی محدثانہ حیثیت اور استاد محترم حضرت مولانا سعید الرحمٰن عرف خطیب صاحب کا " رہن " پر تحریری مقالہ

جات پہلے سے شرکاء کانفرنس کے حوالہ کئے گئے تھے - تاہم موقع کی مناسبت
فقہی کانفرنس " کے حوالے سے میں نے " عہد حاضر کے فضلاء اور ان کی ذمہ
داریاں " کے موضوع پر چند معروضات پیش کئے - جو یہ ہیں -

" فقہی کانفرنس کے حوالہ سے آپ حضرات کے سامنے یہ عرض کروں کہ
عہد حاضر کے نوجوان فضلاء سے ہماری توقعات وابستہ ہیں یہی ہماری امیدوں کی
جگہیں ہیں - موجودہ دور کے مشکل مسائل کا سمجھنا آپ حضرات کی ذمہ داری ہے
آج ہمارے لئے بڑی مشکل یہ ہے کہ ہم میں عصری مسائل کے ادراک والے بہت
کم ہیں جو بھی ذرا بھر ان مسائل سے واقفیت پیدا کرتا ہے بدقسمتی سے وہ مدارس کو
خیر باد کہہ کر اپنی صلاحتیں مادہ پرستی کی منڈی میں نیلام کرتا ہے - اس کے لئے
اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمیں اپنی توانائیاں صرف دین کی خدمت کے
لئے وقف کرنی ہوں گیں - عصری چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ
ہمارے نوجوان فضلاء پہلے عصری ضروریات سمجھیں اور اس کے بعد شرعی حل پیش
کریں -

مسائل کا حل تلاش کرتے وقت ماحول' حالات اور معاشرتی حالات کو مدنظر
رکھنا ایک ضروری مسئلہ ہے پھر ایسا نہ ہو کہ آنکھ بند کر کے کہیں ایسا حل نہ ہو جو
کسی مروجہ اجتہادی شوق کا شکار ہو - اکابرین کے بیان کردہ اصول کی روشنی میں
عصری مسائل کے لئے کوشش کرنا علماء کی اولین ذمہ داری ہے - فتویٰ کا میدان بڑا
باریک ہے - یہ کانٹوں سے بھرا ہوا میدان ہے جس میں احتیاط سے قدم اٹھا کر چلنا
ہوگا - حضرت عطاء سے روایت ہے کہ میں نے اکابرین کو ایسی حالت میں پایا جب ان
سے کوئی بات پوچھی جاتی تو وہ جواب دیتے وقت کانپتے تھے - خود ہمارے امام اعظم
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں -

لولا الفرق من اللہ تعالیٰ ان یضیع العلم ما
افتیت یکون لھم الھناء وعلی الوزر

اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اگر علم کے ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہوتا

Scanned with CamScanner

تو کسی کو ایک مسئلہ کا جواب نہ دیتا کیونکہ اس کو مبارک
بادیاں ملتی ہیں اور ہم پر خوف کا بوجھ طاری ہوتا ہے۔
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ پوچھنے پر جواب دیتے وقت یہ ہدایت دیتے ہیں

ینبغی قبل الجواب ان یعرض نفسه علی الجنة والنار و کیف خلاصه ثم یجیب

مفتی کو چاہئے کہ جواب دینے سے پہلے اپنے آپ کو جنت اور جہنم میں پیش کرے۔

اس لئے ہر مسئلہ کا جواب بغیر کسی سوچ و فکر کے دینا ایک عالم دین کا شیوہ نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

من افتی عن کل ماسئل فهو مجنون

جو بغیر سوچے سمجھے ہر مسئلہ کا جواب دیتا ہو وہ جنون کی بیماری کا شکار ہے۔

جس مسئلہ پر گہری نظر نہ ہو وہاں پر جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرنا کوئی عیب نہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک محفل میں 48 مسائل پوچھے گئے آپ نے 32 مسائل کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا ایک دفعہ کسی نے کہا حضرت یہ مسئلہ آسان ہے آپ نے غصہ ہو کر جواب دیا اس میدان میں کوئی مسئلہ آسان نہیں ہر مسئلہ مشکل ہے۔ فقہی ذخائر کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کئی مسائل کے بارے میں توقف مروی ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ بغیر تحقیق کے جواب دینے کی بیماری سے ہمیں بچنا ہوگا۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جدید دور کے ہر مسئلہ کے بارے میں "مجھے پتہ نہیں" کے جواب پر اکتفا کریں۔ اس کے لئے ہمیں اس میدان میں محنت کرنی ہوگی۔ عصری چیلنجوں سے عہدہ براں ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے فضلاء دینی علم میں رسوخ پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ عصری تقاضوں کو سمجھیں اور

Scanned with CamScanner

کسی مسئلہ کا جواب دیتے وقت جذباتی رنگ غالب نہ ہو اور نہ کسی کوتاہ نظری کا شکار ہو کر دین میں تنگی کا باعث بنیں اگر ہمارے یہی علماء یہ ذمہ داری نہ نبھائیں تو بے دینی کے ایسے دروازے کھلیں گے جس سے الحاد اور انکار حدیث کے علاوہ کوئی دوسری آواز نہیں سنی جائے گی۔

آج بعض مسائل پر ہمارے اجمالی جوابات کئی مسائل جنم دے رہے ہیں جس سے اسلامی معاشرے کے لئے مشکلات پیدا ہو رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک عالم سے ہیروئن کی تجارت کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کا کیا حکم ہے۔ آپ نے جاب میں فرمایا کہ انگریزوں نے ہمارے اسلامی معاشرے میں ٹیلی ویژن' ویڈیو اور دوسرے خرافات بیچ کر ہمارے نوجوانوں کو تباہ کیا تو اس کے جواب میں اگر ان کے معاشرہ کو ہیروئن کی تجارت سے تباہ کیا جائے اس میں کوئی حرج نہیں" آپ خود سوچیں کیا ایسا جذباتی جواب دینا دین کی خدمت ہے یا اسلام سے لوگوں کو متنفر کرنا ہے۔ اگر کسی ہیروئن کے سمگلر کے ہاتھ میں اس مولوی صاحب کا یہ جواب ہو اور وہ کسی قانون کے ہتھے چڑھ جائے وہ اپنی خلاصی کے لئے ایسا فتویٰ جیب سے نکالے کہ غیر مسلم تو درکنار بلکہ ایک مسلم اہلکار پر ایسے مفتی صاحب کے جواب کا کیا اثر ہوگا یہ کسی سے مخفی نہیں۔ آخرکار ایسی حرام چیز جسمیں نقصان ہی نقصان ہو بلکہ شریعت میں موت کی ایسی دوائی فروخت کرنے کی کہاں اجازت ہے۔ شرعاً ایسا کاروبار کرنا صرف حرام نہیں بلکہ موجب تعزیر جرم ہے۔ غیر مسلموں کے بچوں کی ایسی اذیت ناک بیماری کا سبب بننا کہاں جائز ہے! بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق بلا امتیاز مذہب' عقیدہ خیرخواہی اور ہمدردی کا جذبہ رکھنا اسلام کا بنیادی سبق ہے۔

ایسا ہی غیر ملکی اشیاء کی سمگلنگ کو اگر صرف قانون کی خلاف ورزی قرار دے کر شرعی نکتہ نظر سے اس کی رخصت دی جائے تو اس سے ایک ملک کے معاشی اور اقتصادی حالات پر کیا برے اثرات پڑیں گے۔ کیا سمگلنگ کی اجازت دینا خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف نہیں جس سے ملک کے اقتصادیات کا پہیہ بیٹھ جاتا ہے۔ ملک کا خزانہ خالی ہو کر دیوالیہ ہونے کا خطرہ پیدا ہوتا ہے ایسی

صورت میں ایسے قبیح دھندے کی اجازت دینا کہاں کا انصاف ہے بلکہ اگر کسی ملک کے قوانین سے خلاف ورزی کی گنجائش پیدا ہو تو وہ کون سے ذرائع ہیں جن سے غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں پر اعتماد پیدا ہو - چنانچہ ہمارے فقہاء کے نزدیک فقہی مراجع میں اہم مقام ملکی قانون کا ہے - جس سے اس وقت تک خلاف ورزی جائز نہیں جب تک اس کے مذہب و عقیدہ متاثر ہونے کا خطرہ نہ ہو یا کسی معصیت کے ارتکاب کا خطرہ نہ ہو -

یہ ایک نہیں کئی مسائل ہیں جو ہمارے فضلاء سے تحقیق کے میدان میں دور اندیشی کے متقاضی ہیں -

فقہی کانفرنس کے حوالے سے میں نوجوان فضلاء کو ایک دوسری نشاندہی ضروری سمجھتا ہوں وہ افغانستان کی نوخیز اسلامی حکومت کو کامیابی سے ہمکنار کرنا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ افغانستان کو بڑی خونریزی کے بعد اللہ تعالٰی نے طالبان کے ہاتھوں سے ایک اسلامی خلافت کے قیام کا سنہری موقع مسلمانوں کو فراہم کیا ہے - میرے خیال میں اس نظام کی کامیابی صرف افغانیوں کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے کیونکہ اگر افغانستان کی اسلامی حکومت کامیابی سے ہمکنار ہو تو پوری دنیا میں اسلامی تحریکوں کو اس سے ایک حوصلہ ملے گا اور اسلامی خلافت کے ثمرات سے لوگ آگاہ ہوں گے لیکن خدانخواستہ اگر اس نوخیز اسلامی خلافت کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑے تو مدتوں تک کسی کو اسلامی نظام کے قیام کا نعرہ بلند کرنے کی جرات نہیں ہوگی - ہر اسلامی تحریک خود بخود دب جائے گی اس لئے میرے خیال میں گزشتہ دور میں روس کے مقابلہ میں جب جہاد ضروری قرار دیا گیا تھا آج اسلامی حکومت کی کامیابی کے لئے کوششیں کرنا اس سے کہیں زیادہ ضروری ہے - آج یہ میدان بھی ہمارے نوجوان فضلاء کے تعمیری کردار کے لئے کھلا ہے -

افغانستان دنیا کا وہ واحد ملک ہے جو کسی کا مقروض نہیں اور نہ کسی سودی ادارہ آئی ایم ایف یا ورلڈ بینک کے ظالمانہ پنجوں میں جکڑا ہوا ہے بلکہ ایک خود دار

واقعی آزاد ملک ہے - اس ملک میں اسلامی معیشت کا کامیاب تجربہ کیا جاسکتا ہے - آج تک اسلامی نظام حکومت یا اسلامی معیشت پر جتنی تحقیق ہوئی ہے وہ کتب خانوں تک محدود ہے یعنی بڑی بڑی کتابیں لکھ کر صرف ان سے کتب خانے سجائے گئے ہیں - عملی میدان نہ ہونے کی وجہ سے کہیں آزمائشی یا تجرباتی بنیادوں پر اس کے اجراء سے ہم محروم ہیں - آج وہ وقت ہے کہ افغانستان میں ان تجاویز پر عملی میدان میں کام ہو - ہم مانتے ہیں کہ معیشت کے لئے ہمارے پاس مضاربت اور مشارکت دو اہم میدان ہیں لیکن موجودہ وقت میں ان کے قابل عمل ہونے کی کیا شکل ہے؟ یہ تمنا افغانستان میں پوری ہوسکتی ہے - اس کے لئے علماء کرام چند خدا ترس کاروباری حضرات کی رہنمائی کرا کے افغانستان میں اسلامی معیشت کے اصولوں پر کاروبار شروع کرایا جاسکتا ہے یہ کام پاکستان یا دوسرے ممالک میں ممکن نہیں کیونکہ یہاں کا معاشرہ سودی لعنت میں ایسا گرفتار ہے کہ اس سے باہر ایک قدم رکھنا ممکن نہیں جو کاروبار بھی اس نظام سے متصادم ہوگا یہ نظام اس کو چلنے نہیں دے گا -

" طالبان حکومت " کی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ آنکھیں بند کرکے ان کے ہر اقدام کی حمایت نہ ہو بلکہ ان کے اقدامات پر گہری نظر رکھ کر ان پر تنقیدی تبصرہ ہو - موجودہ وقت میں طالبان کے بعض چھوٹی موٹی باتوں پر سخت گیری اور شدت کا مظاہرہ نیک نامی کے بجائے دشمنان اسلام کو اسلام سے متنفر کرنے کے زہریلے پروپیگنڈہ کو بہت کچھ مواد میسر کرتا ہے -

ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلامی نظام کا قیام صرف افغانستان کی نہیں بلکہ پوری انسانیت کی ضرورت ہے اور یہ چند مہینوں کا مسئلہ نہیں بلکہ قیامت تک ہر وقت کے ساتھ ہم آہنگ نظام ہے -

اس لئے افغانستان کی جغرافیائی یا معاشرتی حالات سے قطع نظر کرکے اسلامی نظام کا مطالعہ کرنا چاہئے - " طالبان حکومت " آپ جیسے علماء کی رہبری و رنمائی کا محتاج ہے آپ لوگ بہتر مشورے دیں اور نظام کے بارے میں درست تصور پیش کریں - ایسی صورت میں اگر کہیں کوئی مثبت اور تعمیری سوچ سامنے آئے تو اس کی

مخالفت کرنے کے بجائے ہمدردی اور خیر خواہی پر حمل کریں۔ انشاء اللہ جو تعمیری مشورہ ہوگا اس سے نظام کو کامیابی ملے گی۔ وما علینا الا البلاغ

والعصر الانسان لفی خسر

[illegible]
۲۸/۲/۱۹۹۹ء

خوب صورتی اور پائیداری کی ضمانت
بہترین اور دیدہ زیب چپس
خریدنے کے لئے
گل چپس فیکٹری
یاد رکھیں
گل چپس فیکٹری ورسک روڈ پشاور
فون نمبر
273281

مفتی غلام الرحمٰن

واذا قیل لھم لا تفسدو فی الارض قالو انما نحن مصلحون ○ الا انھم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون ○

ترجمہ :۔ اور جب ان سے (یہ) کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کیا کرو تو وہ کہتے ہیں ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں آگاہ رہیں کہ یہی تو مفسد ہیں لیکن ان کو پتہ نہیں ۔

محاسن

منافقین کے تعارف کے بعد ان کی چند ناشائستہ حرکات کا تذکرہ ہو رہا ہے ۔ یہ درحقیقت منافقین کا وہ مذموم کردار ہے جو انہوں نے ایک اسلامی معاشرے میں رہتے ہوئے اپنا رکھا ۔ یہی وہ کردار ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ راہ یابی سے محروم رہ کر جہنم کی تہہ تک پہنچنے کے مستحق ٹھہرے ۔ ان چند آیات کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ منافقین کا یہ کردار چند گوشوں پر مشتمل ہے جو مندرجہ ذیل ہیں ۔

(الف) حق و باطل کا اشتباہ ۔

(ب) مخلص رفقاء کار یعنی صحابہ کرام پر بے اعتمادی ۔

(ج) دورنگی کا شکار ہونا ۔

عموماً یہ ہوتا ہے کہ جب کسی مشن یا تحریک کی عظمت اور تقدس دل میں نہ ہو تو اس کے ساتھ باقی رہنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں حق و باطل کا امتیاز باقی نہیں رہتا ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے ساتھیوں پر اعتماد ختم ہوتا ہے اور خود بینی کا شکار ہو کر اپنے آپ کو عقل کل سمجھنے لگتا ہے ۔ پھر ہر کسی کی ہاں میں ہاں ملانا اپنی

ہوشیاری اور دانشمندی تصور کر کے دوسروں کو گھٹیا سمجھتا ہے - ایسا ہی حال منافقین کا ہے جن کی طرف ان آیات میں اشارہ ہو رہا ہے -

منافقین کے کردار کا ابتدائی حصہ

جب منافقین سے یہ کہا جاتا ہے کہ کرہ ارض پر فسادات نہ کرو تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اصلاح کے علمبردار ہیں - اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی تو مفسدین ہیں لیکن یہ لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں - یہ منافقین کے کردار کا ابتدائی مرحلہ ہے کہ ان پر " فساد " اور " صلاح " کی حقیقت نہیں کھلی یہ بدقسمت لوگ فساد کو اصلاح سمجھ رہے ہیں -

فساد کی حقیقت

" فساد " اور " صلاح " دونوں آپس میں متضاد ہیں جب کوئی چیز اعتدال پر قائم ہو کہ متوقع فوائد کا حامل ہوں تو یہی اس کی "صلاح" ہے - لیکن یہ حالت متاثر ہو کر اعتدال سے باہر ہو تو اس کو "فساد" کہا جاتا ہے - فساد کا دائرہ کار وسیع ہے معاشرے میں کچھ مفاسد ایسے ہیں جن کو ہر ایک فساد سمجھتا ہے مثلاً" قتل، ڈاکہ، چوری ایسے مفاسد ہیں جن کی حقیقت آشکارا ہے اور بسا اوقات یوں ہوتا ہے کہ ذہن میں بے دینی کا تصور راسخ ہو کر اس میں شیطان دھوکہ دے کر صلاح کا لیبل اس پر لگاتا ہے - اگرچہ یہاں پر ہر ایک کا امکان ہے - لیکن موخر الذکر فساد کے ارتکاب کا احتمال زیادہ ہے - منافقین زندگی بھر اس فتنہ میں مبتلا رہے کہ لوگ دین سے متنفر ہوں اور کسی کو اخلاص کے ساتھ ایمان لانا نصیب نہ ہو - چنانچہ یہ لوگ ہمیشہ کے لئے زہریلا پروپیگنڈہ کر کے مسلمانوں کے اذہان میں شکوک و شبہات ڈالتے رہے اور جب کبھی اس سے باز رہنے کی تاکید ہوتی تو یہ لوگ اپنے مشن کو حق سمجھتے ہوئے اس کو دین سمجھتے - اس لئے یا تو منافقین دین کی دشمنی کی وجہ سے مسلمانوں کو ایذاء رسانی اپنا فریضہ منصبی سمجھتے ہوئے فساد کو اصلاح کہتے تھے اور یا دین کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ حقیقت شناسی سمجھ رہے تھے اور اس کی دعوت لوگوں کو دیتے رہے - آج کل بھی کئی لوگ بے دینی کا شکار ہو کر اچھے نام رکھ کر سوء فہم کے شکار ہیں

ہ ہ ہ

Scanned with CamScanner

۔کہیں حدیث کا انکار کرکے لوگوں کو صرف قرآن پر زندگی گزارنے کی ترغیب دی جا رہی ہے کہیں صحابہ کرام کی مقدس زندگی سے کھیلتے ہوئے تاریخ کے ادھورے واقعات کی روشنی میں لوگوں کو صحابہ کرامؓ سے متنفر کیا جا رہا ہے۔اور اس سوء زعم میں مبتلا ہیں کہ ہم دین کی خدمت کر رہے ہیں اور لوگوں کو حقیقت سے متعارف کرا رہے ہیں حالانکہ حدیث سے انکار یا صحابہ کرامؓ سے بغاوت سے بڑھ کر کوئی بے دینی نہیں۔ منافقین یا تو دین دشمنی کا شکار ہوکر دین کی مخالفت میں ہر قدم اٹھانا کار ثواب سمجھتے رہے اور یا باطن مسخ ہوکر "فساد" اور "صلاح" کے درمیان فرق باقی نہ رہا۔

چونکہ صلاح اور فساد کا تفرقہ ایک بدیہی حقیقت ہے۔ اس لئے قرآن نے اس سے ناواقف رہنے کی صورت میں "شعور) کی نفی کی۔ جو ایک درجہ میں عام حیوانات کو بھی حاصل ہے کہ وہ منافع اور مضرات کا شعور رکھتے ہیں لیکن منافقین کو یہ بھی حاصل نہیں۔

واذا قیل لھم امنوا کما امن الناس قالوا انومن کما امن السفھاء الا انھم ہم السفھاء ولکن لا یعلمون ○۔

ترجمہ:۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ (دوسرے) لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جس طرح بے وقوف ایمان لے آئے آگاہ رہیں یہ لوگ بے وقوف ہیں مگر یہ جانتے نہیں۔

محاسن:۔

یہ منافقین کے کردار کا دوسرا درجہ ہے خود بینی کا شکار ہوکر اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہیں اور دوسروں کو کچھ نہیں سمجھتے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی محفل بے لوث خدام دین اور سچی محبت کرنے والوں سے ہر وقت بھری رہتی۔ صحابہؓ کا تعلق مثالی تھا۔ دنیا میں کسی پیغمبر کو ایسے رفقاء کار کم ملے جو رفقاء کار اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دیئے یہ بھی وقت کا حسین انتخاب تھا صحابہ کرامؓ کا ایمان پوری دنیا کے لئے قیامت تک مثال ہے۔ جب کبھی منافقین سے

ان جیسے ایمان لانے کی ترغیب دی جاتی کہ دوغلی پالیسی چھوڑ کر ایسا مخلصانہ کردار رکھو جس طرح صحابہ کرام نے اپنایا ہے - منافقین جواب دیتے کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جس طرح ان بے وقوفوں نے ایمان لایا ہے - درحقیقت منافقین اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ کسی ایک جانب مکمل طور پر مائل ہونا دانشمندی نہیں بلکہ مصلحت پسندی کا مزاج ہونا چاہئے - اگر مسلمانوں سے تعلقات رکھنے ہوں تو کفار سے توڑ بھی کسی طرح مناسب نہیں - اس لئے مخالفین کی ہاں میں ہاں ملانا بھی ان کے نزدیک ہوشیاری کی دلیل تھی - منافقین ذاتی طور پر یہی دوغلی پالیسی اپنائے ہوئے تھے - یہی ان کے نزدیک عقلمندی تھی اور صحابہ کرامؓ نے کفار کی طرف ادنیٰ میلان گوارا نہیں کیا وہ پورے کے پورے اسلام میں داخل تھے - اس لئے منافقین نے صحابہ کو بے وقوف کہا - سفہاء سفیہہ کی جمع ہے جس طرح حکماء حکیم کی جمع ہے - سفیہ اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کی فہم و دانش کمزور ہوکر خطرات اور منافع میں امتیاز نہ کر سکے - ہمارے معاشرے میں ایسے شخص کو بے وقوف کا نام دیا جاتا ہے منافقین نے صحابہ کرام کو بے وقوف سمجھا - اللہ تعالیٰ کو صحابہ کے بارے میں یہ گوارا نہ تھا - اس لئے فرمایا یہی لوگ خود بے وقوف ہیں کہ انہوں نے ابدی سعادت کو بھول کر دنیا کی چند روزہ زندگی کو مقصد سمجھا - اپنے خالق حقیقی کو دنیا کے چند مفادات کے حصول کے لئے بھول گئے - اخروی زندگی کے عوض دنیوی مفادات قبول کرنا درحقیقت بڑی بے وقوفی ہے لیکن یہ بے چارے اس حقیقت سے نابلد ہیں - آیت سے صحابہ کرام کی عظمت واضح ہے - انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوسرے موقعہ پر اس پر تفصیلی بات ہوگی -

Scanned with CamScanner

دیوبند اور اس کی خدمات

مولانا ڈاکٹر عبدالدیان صاحب

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں دہلی اسلامی علوم کا مرکز تھا۔ مگر 1857ء میں جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد جب انگریز نے پورے ہندوستان پر غاصبانہ قبضہ جما لیا تو سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کو پہنچایا کیونکہ مسلمانوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں بھرپور حصہ لیا تھا اور بانی دارالعلوم دیو بند مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء انگریزوں کے خلاف مسلمانوں کی قیادت کرتے رہے تھے۔ اس لئے انگریزوں نے مسلمانوں کو انتقام کا بطور خاص نشانہ بنایا۔ بعض علماء کو پھانسیاں دی گئیں۔ اوقاف کے املاک جس سے دینی مدارس کا انتظام چلتا تھا۔ انگریز حکومت نے سارے اوقاف کے املاک کو ضبط کرلیا۔ اس طرح مدارس کے نظام کو کمزور بلکہ ختم کرنے کے مختلف طریقے اختیار کئے۔

انگریز جو اپنے ساتھ نیا یعنی جدید نظام تعلیم لائے تھے وہ مسلمانوں کے نظام تعلیم سے مختلف تھا اور اس جدید نظام تعلیم سے ان کے اپنے کچھ مخصوص مقاصد تھے۔ اس جدید نظام تعلیم میں دینی تعلیم کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی بلکہ اس کا بنیادی مقصد ہندوستانیوں کو عیسائی یا لامذہب بنانا تھا۔

جدید نظام تعلیم کے جاری ہونے سے مسلمانوں کا علمی و عملی شیرازہ منتشر ہوگیا، عقائد اور فکر و نظر سے لے کر عمل و کردار تک متاثر ہونے لگا۔ مسلمان اس وقت سخت ترین معاشی و اقتصادی اور سیاسی بدحالی کا شکار ہوگئے تھے۔ اس سنگین صورت حال سے نمٹنے کے لئے ضرورت تھی کہ بڑے پیمانے پر کوئی عملی تحریک چلائی جائے تاکہ مسلمانوں کے اسلامی تشخص کی حفاظت ہوسکے۔

Scanned with CamScanner

اس وقت کے چند اہل دل علماء کو یہ فکر و اضطراب لاحق ہوا کہ ہندوستان میں بے سہارا مسلمانوں کے دین و ایمان کو سنبھالنے کے لئے کیا صورت اختیار کی جائے؟ اس وقت اس راہ عمل کے لئے مذاکروں کا مرکزی مقام دیو بند کی "مسجد چھتہ" بن گئی - یہ وہی مسجد ہے جس میں حجتہ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کا دیو بند آمد کے موقع پر قیام رہتا تھا اور دیو بند میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب دیو بندی، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دیو بندی اور حضرت حاجی محمد عابد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیو بندی سے مودت و محبت کا رشتہ قائم تھا - ان حضرات کا اکثر وقت اسی ذکر و فکر میں صرف ہونے لگا -

بالاخر یہ طے پایا کہ مسلمانوں کے دینی شعور کو بیدار رکھنے اور ان کی ملی شیرازہ بندی کے لئے ایک دینی اور علمی درسگاہ کا قیام ناگزیر ہے - اس مرکزی فکر کی روشنی میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور ان کے مذکورہ بالا رفقائے خاص نے یہ طے کیا کہ اب یہ دینی درسگاہ دیو بند میں قائم ہونی چاہیئے -

دارالعلوم دیو بند کا افتتاح

برصغیر کے مسلمانوں کے لئے 1283ھ / 1866ء وہ مبارک سال ہے جس میں شمالی ہند کے اس قدیم تاریخی قصبہ میں ان کی دینی و علمی اور ملی و تہذیبی زندگی کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا - 15 محرم الحرام 1283 ہجری مطابق 30 مئی 1866ء بروز پنج شنبہ، دیو بند کی ایک قدیم مسجد "مسجد چھتہ" کے کھلے صحن میں انار کے ایک چھوٹے درخت کے سایہ میں نہایت سادگی کے ساتھ کسی رسمی تقریب یا نمائش کے بغیر "دارالعلوم دیو بند" کا افتتاح عمل میں آیا - حضرت مولانا محمود رحمۃ اللہ علیہ، دیو بندی پہلے استاد اور (شیخ الہند) محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ پہلے شاگرد تھے - یہ عجیب اتفاق ہے کہ استاد و شاگرد دونوں کا نام محمود تھا -

۸ سے لے

دارالعلوم دیو بند کا نصب العین

دارالعلوم دیو بند کے لئے ایک پانچ نکاتی نصب العین تجویز ہوا جس میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور دین کا تحفظ و دفاع اور اشاعت اسلام کی خدمت بذریعہ تحریر و تقریر بجا لانا اور مسلمانوں میں تبلیغ و تعظیم کے ذریعہ خیرالقرون اور سلف صالحین جیسے اخلاق و اعمال اور جذبات پیدا کرنا مقصود تھا۔

دارالعلوم دیو بند کی حیرت انگیز ترقی

دارالعلوم دیو بند کے قیام کے اعلان کے بعد نہ صرف پاک و ہند کے مختلف مقامات سے طلباء آنے شروع ہوئے بلکہ کچھ عرصہ کے بعد مختلف بیرونی ممالک سے طلباء کی آمد بھی شروع ہوگئی۔ طلباء کی کثرت کی وجہ سے "مسجد چھتہ" کے قریب ایک وسیع قطعہ زمین خرید لی گئی جس پر اب موجودہ دارالعلوم دیو بند کی عمارت قائم ہے اور عالم اسلام کی دینی خدمت کر رہا ہے۔

سید محبوب رضوی، تاریخ دارالعلوم دیو بند۔ جید پریس دہلی ج۔ 1 ص-155

علمی خدمات

دارالعلوم دیو بند نے 1283ھ سے 1382ھ تک کے سو سال میں جو علمائے کرام پیدا کئے ہیں ان کے اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

(1)	صدر مدرسین	-----	5888
(2)	خطباء و مبلغین	-----	4388
(3)	مفتیان دین	-----	1784
(4)	مناظرین	-----	1540
(5)	مصنفین	-----	1164
(6)	صحافی	-----	684
(7)	مشائخ طریقت	-----	536

(8) اطباء و حکماء ----- 288

(9) اس کے علاوہ پاک و ہند میں ہزاروں کی تعداد میں دینی مدارس کا قیام بھی علمائے دیو بند کی ایک اہم دینی خدمت ہے -

تصانیف

تدریس کے ساتھ ساتھ علمائے دیو بند نے تصانیف کی طرف بھی توجہ دی اور شاید ہی کوئی موضوع ایسا ہو' جس پر علمائے دیو بند کی کوئی نہ کوئی تصنیف نہ ہو' ترجمہ قرآن مجید' تفسیر' اصول تفسیر' حدیث اصول حدیث' فقہ' اصول فقہ' عقائد و کلام' تصوف و اخلاق' سیرت و تاریخ' ادب' سیاست وغیرہ علوم و فنون کا کوئی گوشہ ایسا نہیں' جس پر علمائے دیو بند نے کتابیں نہ لکھی ہوں جس سے ملک و ملت کا عظیم فائدہ پہنچا ہے -

سیاسی خدمات

دارالعلوم دیو بند کے بانی اور سرپرست اول حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقائے خاص نے پاک و ہند میں انگریزوں کے غاصبانہ قبضہ کے خلاف جنگ آزادی کے نام سے بھرپور تحریک چلائی اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں - قیام پاکستان سے قبل اور بعد مختلف مذہبی و سیاسی تحریکات کے ذریعہ مسلمانوں کی خدمت کے لئے پیش پیش رہے -

صوبہ سرحد کے علمائے دیو بند

صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے علمائے دیو بند نے بھی پاک و ہند کے مسلمانوں کی مذہبی' علمی اور سیاسی میدان میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے اگر مسلم لیگ کے ساتھ صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے علمائے دیو بند کا تعاون نہ ہوتا تو پاکستان کا قیام اور خصوصاً" صوبہ سرحد کا پاکستان میں شامل ہونا مشکل ہوتا -

Scanned with CamScanner

قیام پاکستان کے بعد تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحریک نفاذ شریعت اور اسی طرح دوسرے مذہبی و سیاسی تحریکات میں صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے علمائے دیو بند نے قیادت و رہنمائی کی۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مسئلہ جو سالہا سال سے مسلمانوں کے لئے سوہان روح بنا ہوا تھا اور ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جان کی قربانی دی اور جیل گئے۔ جب تحریک ختم نبوت کی قیادت صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے بین الاقوامی شہرت کے حامل، دیو بندی عالم مولانا محمد یوسف بنوری کو سونپی گئی تو حکومت پاکستان نے قادیانی اور لاہوری دونوں فرقوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

فضلائے دیو بند کی تعداد

1283ھ / 1866ء سے 1396ھ / 1978ء تک تقریباً ایک سو تیرہ سال میں دارالعلوم دیو بند سے پاک و ہند اور دیگر مختلف ممالک کے باقاعدہ فارغ التحصیل حضرات کی تعداد، گیارہ ہزار، سات سو، چودہ ہے اور استفادہ کرنے والے طلباء، اٹھاون ہزار، تین سو دس ہے۔ کل میزان ستر ہزار چوبیس ہے۔ پاک و ہند اور بیرونی ممالک کے فضلائے کرام کی تعداد ملکی اعتبار سے حسب ذیل ہے۔

(1)	ہندوستان	سات ہزار چار سو تین
(2)	پاکستان	ایک ہزار پانچ سو تئیس
(3)	بنگلہ دیش	ایک ہزار چھ سو اکہتر
(4)	مختلف ممالک	ایک ہزار ایک سو سولہ

1978ء سے 1994ء تک کے اعداد و شمار فراہم کئے جا رہے ہیں۔

پاکستان میں صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے فضلائے دیو بند کی صحیح تعداد تو معلوم نہیں ہو سکی۔ میرے اندازہ کے مطابق ساڑھے پانچ اور چھ سو کے درمیان ہے۔ دارالعلوم دیو بند کے ایک طالب علم رہنے کی حیثیت سے میں اپنی ذاتی معلومات اور کتابوں کے حوالوں سے امکان بھر کوشش کے بعد جن حضرات کے نام

مستند ذرائع سے معلوم کرسکا ان کی تعداد تین سو نوے ہے ۔

مقالہ کا موضوع

پاکستان کے نصاب تعلیم میں علماء دیو بند کا تذکرہ نہیں ملتا اور نہ ہی علمائے دیو بند کی دینی، علمی اور سیاسی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے ۔ اس لئے بعض گریجویٹ حضرات بھی علمائے دیو بند کے کارناموں سے اسی طرح واقف نہیں ہوتے بلکہ بعض حضرات کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ قیام پاکستان کے بعد سابق مغربی پاکستان اور سابق مشرقی پاکستان میں کن فضلائے دارالعلوم دیو بند نے پاکستان کا جھنڈا لہرایا تھا ۔

اس مقالہ کا موضوع " صوبہ سرحد کے علمائے دیو بند کی علمی و سیاسی خدمات " ہے اس لئے اس میں صوبہ سرحد کے علمائے دیو بند کی علمی و سیاسی خدمات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ مقالہ تین حصوں پر مشتمل ہے ۔

(1) پہلے حصہ میں افتتاحیہ کلمات، دارالعلوم کا مختصر تاریخی پس منظر اور صوبہ سرحد کے علمائے دیو بند کی علمی خدمات، جن میں ترجمہ قرآن مجید، تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث وغیرہ پر ان کی تصانیف بعض فقہی مسائل اور چند اہم قوانین اسلام پر ان کی خدمات کا تذکرہ ہے اس کے علاوہ صوبہ سرحد میں دینی مدارس کا قیام بھی شامل ہے ۔

(2) دوسرے حصہ میں علمائے دیو بند کی سیاسی خدمات، جن میں اسلامی ریاست کی ضرورت، تحریک دستور پاکستان، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ تحریک نفاذ شریعت، قومی اسمبلی میں دستور پاکستان کو اسلامی بنانے کی کوششوں کا تذکرہ ہے اور آخر میں صوبہ سرحد پر علمائے دیو بند کی علمی و سیاسی اثرات کا ذکر کیا گیا ہے ۔

(3) تیسرے حصہ میں صوبہ سرحد کے بعض مشہور علمائے دیو بند کی مختصر سوانح حیات ہے پھر اختتامیہ اور اس کے بعد مراجع و مصادر دیئے گئے ہیں

دشواریاں اور مشکلات

مقالہ لکھنے کے لئے جب قلم اٹھایا تو کئی مشکلات سامنے آئیں - اول یہ کہ جب میں نے موجودہ فضلائے دارالعلوم دیو بند کو خطوط لکھے تو ایک دو حضرات کے علاوہ' جوابی لفافہ کے باوجود کسی نے جواب دینے کی تکلیف بھی گوارا نہیں فرمائی پھر میں نے خود صوبہ سرحد کے علمائے دیو بند سے ملنے کے لئے قصبہ قصبہ اور قریہ قریہ کا سفر کرکے موجودہ علمائے دیو بند کے پاس پہنچا۔ بعض دفعہ ایک علاقہ میں دو تین بار گیا' کیونکہ پہلی مرتبہ ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے ملاقات نہ ہوسکی تھی - اس طرح علمائے کرام فضلائے دارالعلوم دیو بند سے معلومات حاصل کیں اور جو حضرات وفات پا چکے تھے ان کی اولاد یا متعلقین سے معلومات حاصل کیں -

دوسری دشواری یہ تھی کہ صوبہ سرحد کے علمائے دیو بند نے تدریسی خدمات تو احسن طریقے سے سرانجام دیں مگر تصنیفات کی طرف توجہ کم دیں غالباً اس لئے کہ ہندوستان یا پاکستان کے دیگر صوبوں کی طرح اس وقت صوبہ سرحد میں نشر و اشاعت عام نہیں تھی اس لئے اگر لکھی بھی جاتی تو چھپوانے کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے - یہی وجہ ہے کہ صوبہ سرحد میں متقدمین فضلائے دارالعلوم دیو بند کی تصانیف کم ہیں -

بہرحال مشکلات اور دشواریوں کے باوجود میں نے حتی الوسع اس مقالہ کے لئے بھرپور کوشش کرکے مختلف ذرائع سے مواد حاصل کیا اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال نہ ہوتا تو اس مقالہ کا میرے لئے لکھنا ناممکن ہوتا - میں اللہ تعالیٰ کا لاتعد ولا تحصی شکر ادا کرتا ہوں جس نے میری بے بضاعتی کے باوجود محض اپنے فضل وکرم سے مجھے اس مقالہ کے لکھنے کی توفیق عطا فرمائی - الحمد اللہ

تشکر

میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے کسی نہ کسی شکل میں میرے ساتھ تعاون فرمایا اور دعائیں دیں - میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوری مدظلہ کا بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے کتابوں کے سلسلہ میں میری بہت مدد فرمائی ہے - ان کے علاوہ ڈاکٹر جمیلہ سڈل صاحبہ چیئرمین شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی، ڈاکٹر سید سعید اللہ جان صاحب، ڈاکٹر سعید اللہ قاضی صاحب، ڈاکٹر عبدالقادر سلیمان صاحب، ڈاکٹر قبلہ ایاز صاحب کے تعاون اور مفید مشوروں کا بھی شکر گزار ہوں - میں ڈاکٹر محمد حنیف صاحب چیئرمین تھیالوجی مدرسہ اسلامیہ کالج پشاور، ڈاکٹر محمد رشید فاروقی صاحب اور ڈاکٹر حافظ عبدالغفور صاحب اسلامیہ کالج کے تعاون کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں - میں جناب محمد انور خان پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے بہت محنت و احتیاط سے اس مقالہ کو ٹائپ کیا - میں اپنے بچوں عزیزم حفظ الرحمٰن کلیم سلمہ ایم ایس سی جیالوجی، ایم اے اسلامیات پشاور یونیورسٹی، عزیزم انیس الرحمٰن سلمہ ایم ایس سی (آنرز) زرعی یونیورسٹی پشاور، ایم ایس (امریکہ) کے لئے بھی دعاگوں ہوں جن کی پیہم اصرار پر میں نے پشاور یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے لئے داخلہ لیا -

آخر میں، میں اپنے نگران اعلیٰ ڈاکٹر محمد شفیق صاحب شعبہ اسلامیات جیسے شفیق کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اگر موصوف کی محنت اور پوری توجہ نہ ہوتی تو شاید ایک طویل عرصہ اور گزر جاتا او ریہ مقالہ پورا نہ ہوتا - اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

برحمت سید المرسلین - وصلی اللہ علیہ
وآلہ و اصحابہ اجمعین - برحمتک یا ارحم
الراحمین

۶ ۵ ے

دار الافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

سال گزرنے سے قبل زکوۃ دینے کا حکم

سوال نمبر 1:- گزشتہ سال اکتوبر میں زکوۃ ادا کی۔ امسال میں نے اکتوبر کی بجائے اگست کے مہینہ میں زکوۃ تقسیم کی۔ کیا وقت سے پہلے زکوۃ ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا

الجواب و باللہ التوفیق:-

زکوۃ کی ادائیگی کے بارے میں یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ اس میں جب انسان نصاب کا مالک ہوتا ہے تو سال گزرنے سے قبل اگرچہ زکوۃ کی ادائیگی واجب نہیں لیکن پھر بھی ایک شخص اگر زکوۃ ادا کرے تو ادائیگی درست ہے لیکن نصاب کے مالک ہونے سے قبل کوئی شخص اگر زکوۃ ادا کرے تو ایسی ادائیگی صدقہ شمار ہوسکتا ہے زکوۃ شمار نہیں ہوگی فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔

ویجوز تعجیل الزکوۃ بعد ملک النصاب ولا یجوز قبلہ

ترجمہ:- نصاب کا مالک بننے کے بعد سال گزرنے سے قبل زکواۃ دینا جائزہے۔ نصاب کا مالک بننے سے قبل ادائیگی زکوۃ جائز نہیں۔ (ھندیہ ج 176)

زکوۃ کی ادائیگی میں سال کا اعتبار

سوال نمبر 2:- کیا زکوۃ ادا کرتے وقت جنوری، فروری وغیرہ انگریزی مہینوں کا اعتبار کرنا چاہئے یا اسلامی مہینوں کا اعتبار کرکے زکوۃ ادا ہو۔

بینوا توجروا

الجواب و باللہ التوفیق:-

قمری اور شمسی کیلنڈر یعنی جنوری، فروری اور صفر محرم وغیرہ میں سالانہ

Scanned with CamScanner

تقریباً" دس دن کا فرق ہوتا ہے یعنی قمری سال کی مدت 354 دن آٹھ گھنٹے جبکہ شمسی سال 365 دن چھ گھنٹے ہوتی ہے۔ اس لئے زکوۃ کے وجوب میں فقہاء نے قمری سال کا اعتبار دیا ہے کہ قمری سال جب پورا ہو تو اس کو حولان حول شمار کیا جائے گا۔ اگرچہ شمسی سال پورا نہ ہو۔ لما فی الھندیة

العبرة فی الزکوة للحول القمری (ھندیہ ج 175)

ترجمہ:۔ زکوۃ کے وجوب میں قمری سال کا اعتبار ہے۔

بہن و بھائی کو زکوۃ دینے کا حکم

سوال نمبر3:۔ اگر بہن و بھائی محتاج ہوں اور زکوۃ کا مصرف ہو کیا ان کو زکوۃ دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا

الجواب و باللہ التوفیق:۔

زکوۃ و دیگر صدقات واجبہ بہن و بھائی کو دینے میں کوئی حرج نہیں تاہم اس میں ضروری ہے کہ یہ محتاج ہوں۔ شرعی نقطہ نظر سے اجانب کی نسبت رشتہ داروں میں فقراء کے ساتھ تعاون کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اگر کہیں اجانب کا احتیاج زیادہ ہو تو پھر اقارب کی جگہ اجانب سے ترجیحی سلوک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

قال ابن عابدین المعروف بشامی

وقید بالولادة لجواز بقیة الاقارب کالاخوة والاعمام والاخوال الفقراء بل هم اولی لانه صلة و صدقة (ردالمختار علی الدرالمختار ج ۲/۶۳)

ترجمہ:۔ ماتن نے ولادت کی شرط لگائی کیونکہ باقی رشتہ داروں کو زکوۃ دینے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ بھائی، چچا، ماموں وغیرہ جب فقراء ہوں تو بلکہ ان کے ساتھ تعاون کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں زکوۃ کی ادائیگی کے ساتھ صلہ رحمی بھی ہے۔

Scanned with CamScanner

عالم اسلام کی مقبوض اور مجبور معیشت

مفتی ذاکر حسن نعمانی مدرس جامعہ عثمانیہ

نفس اور شیطان مسلمان کا حقیقی دشمن ہے اور کافر عارضی دشمن ہے اگر یہی کافر دل سے توحید اور رسالت کی تصدیق اور زبان سے اس کا اقرار کرلے تو پھر ہمارا اسلامی بھائی ہے اس کے ساتھ دشمنی ختم ہوجاتی ہے کافر اگرچہ عارضی دشمن ہے لیکن اس کی دشمنی بڑی خطرناک ہے جب ضرورت پڑتی ہے تو ایک دم تمام کفار مسلمانوں کے خلاف یکجا اور متحد ہوجاتے ہیں - ماضی قریب کی خلیج جنگ اس کی زندہ اور واضح مثال ہے - کفار کے اٹھائیس ممالک ایک عراق کے خلاف جنگ لڑ رہے تھے کفار کے ساتھ تعلقات کی شرعی حیثیت کیا ہے زیر نظر سطور میں اس سے بحث نہیں لیکن اتنی بات یاد رہے کہ کفر اور اسلام کی آپس میں دائمی آویزش ہے - کافر جب تک کافر رہتا ہے وہ اسلام اور مسلمانوں کو ہر لحاظ سے مغلوب کرنا چاہتا ہے - موجودہ دور میں موجود کافر کی کوشش یہ ہے کہ مسلمان کو سیاست اور معیشت کے میدان میں شکست دے - سیاست اور معیشت کے لحاظ سے پوری دنیا پر چھا جانا چاہتے ہیں -

کفر اور اسلام کی دائمی آویزش : - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے - ولن ترضٰی عنک الیھود ولا النصرٰی حتی تتبع ملتھم اور آپ کبھی خوش نہ ہوں گے آپ سے یہ یہود اور نہ یہ نصاریٰ جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے پیرو نہ ہوجاویں - (البقرہ 120)

(2) ولا یزالون یقاتلونکم حتی یردوکم عن دینکم ان

استطاعو ○ اور یہ کفار تمہارے ساتھ ہمیشہ جنگ جاری رکھیں گے اس غرض سے کہ اگر قابو پاویں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں۔ (البقرہ : 27) ان آیات سے معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے دشمن ہیں دشمن کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنے دشمن کو ہر لحاظ سے کمزور کردے تاکہ اس میں مقابلہ کی قوت باقی نہ رہے اور یہ خود اس کے سامنے اس کو مزید ذہنی اذیت دینے کے لئے دندناتا رہے۔ نچلی اور اونچی سطح پر اس کا مشاہدہ عام ہے۔ عالم کفر کا عالم اسلام کے ساتھ یہی رویہ ہے کہ عالم اسلام کو ہر لحاظ سے کمزور کر دے۔ ہر قسم کا نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ یا ایھالذین امنوالا تتخذوابطانته من دونکم لایالونکم خبالا ودوا ماعنتم قدبدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قدبینالکم الایت ان کنتم تعقلون ○ اے ایمان والو اپنے (لوگوں کے سوا (اور مذہب والوں میں سے) کسی کو (محبت میں برتاؤ میں) صاحب خصوصیت مت بناؤ (کیونکہ) وہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے (اور دل سے بھی) تمہاری مضرت (دنیوی و دینی) کی تمنا رکھتے ہیں (دلوں میں تم سے اس قدر بغض بھرا ہے کہ) واقعی (وہ) بعض اوقات) ان کے منہ سے (بے اختیار بات چیت میں) ظاہر ہو پڑتا ہے اور جس قدر ان کے دلوں میں ہے وہ تو بہت کچھ ہے (چنانچہ) ہم (ان کی عداوت کے) علامات (اور قرائن) تمہارے سامنے ظاہر کر چکے اگر تم عقل رکھتے ہو (تو ان یقینی علامات سے دیکھ لو)۔

(تفسیر بیان القرآن ج 2 صفحہ 51) اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار کی خواہش یہ ہے کہ مسلمانوں کو دنیاوی نقصان بھی خوب پہنچائیں۔ چنانچہ علامہ زمخشری اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ودوا ماعنتم ای

تمنو ان یضروکم فی دینکم و دیناکم اشد الضرر وابلغه تمہیں دینی و دنیاوی زبردست ضرر پہنچانے کی تمنا رکھتے ہیں۔ (الکشاف ج ۱ ص 306)

کفار کی پرانی چال:- چند سو سال قبل یورپ کے کفار خاص کر برطانیہ کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ پوری دنیا پر حکومت کرے ہر ملک پر قبضہ کرنا ان کا شیوہ تھا یہاں تک کہ امریکہ پر بھی ان کی حکومت قائم رہی ہے۔ ہندوستان تو تقریباً سو سال تک ان کے زیر فرمان رہا ہے۔ بڑی مشکل سے تمام ہندوستانی قوموں نے ان کو اپنے ملک سے نکال کر باہر کیا۔ برطانیہ نے اپنی اس خواہش کی وجہ سے دنیا کے تقریباً 1/4 حصہ پر حکومت کی ہے۔ مقبوض ممالک کو آزادی کی جنگ لڑنی پڑتی تھی لیکن ان کی یہ چال ان کے لئے بدنامی کا باعث بنتی تھی کیونکہ کسی کے ملک پر قبضہ کرنا تو ظلم و زیادتی ہے اور آزادی ہر ملک و قوم کا فطری حق ہوتا ہے۔ کفار بھی اس کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ بہر حال پوری دنیا کو غلامی کی زندگی پر مجبور کرنا ان کی بڑی خواہش بھی ہوتی تھی اس غلامی کے خلاف فطری آزادی لوگوں کو ان کے خلاف جنگ کے لئے ابھارتی تھی۔ غیر منقسم ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف جنگیں کافی مشہور ہیں۔

کفار کی نئی چال:- جیسا کہ معلوم ہوا کہ کفار کے لئے حکومتوں کا قبضہ کرنا باعث بدنامی ہوتا تھا۔ بدنامی سے بچنے کے لئے ان کو ایک ایسی چال اور ترکیب سوجھی کہ دنیا میں بدنامی سے بھی بچ جائیں ور اپنے انتقام کی آگ بھی ٹھنڈی ہوتی رہے۔ وہ چال یہ ہے کہ عالم اسلام کی معیشت کو تباہ کریں گے۔ دشمن کو اقتصادی حالت کے اعتبار سے کمزور کرنا بہت بڑی کامیابی ہوتی ہے اس لئے کہ اقتصادی اعتبار سے کمزور ملک اپنے مقابل اور دشمن ملک کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور یہ مقابلہ تو اس وقت بہت دشوار ہوجاتا ہے جب لوگوں کی ایمانی قوت اور اعمال صالحہ کی طاقت بھی کمزور ہو۔ ایسے حالات میں پھر لوگ بڑی بے بسی اور کسمپرسی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ عالم اسلام کے لیڈر بھکاریوں کی طرح در در کے چکر لگا کر ان سے بھیک اور قرضے مانگتے

Scanned with CamScanner

ہیں - بھیک اور قرضے سے حاصل شدہ رقم انہیں کی بتائی ہوئی پالیسیوں کے مطابق خرچ کرتے ہیں تاکہ ہمیشہ کے لئے ان کے محتاج ہیں - عالم اسلام کے یہ لیڈر ان سے قرض رقم لینے کو ہی بڑی کامیابی سمجھتے ہیں کفار کے بدنوں سے اترے ہوئے کپڑے، بوٹ، کوٹ، بنیان، ٹوپیان اور دیگر اشیاء ان غریب ممالک میں بڑی آسانی سے پہنچ جاتی ہیں - غریب ممالک میں کباڑ کے نام سے بڑے بڑے ڈھیر لگے ہوتے ہیں ملک کے بڑے بڑے شہروں میں لنڈا بازار ہیں - ان بازاروں میں کفار کے یہی تبرکات ہوتے ہیں جن کو ہر سطح کے لوگ ارزاں قیمت پر خرید کر بڑے شوق سے استعمال کرتے ہیں - بہانہ گرمی اور سردی سے دفاع ہے لیکن حقیقت میں ان کے کلچر اور تہذیب کو فروغ دینا ہے - بظاہر تو کوٹ، بوٹ، پتلون اور بنیان پہنا ہے لیکن غور نہیں کرتے کہ یہی اشیاء ملک اور قوم کی پہچان ہوتے ہیں فوجی اور پولیس کے آدمی کا فرق تو صرف یونیفارم سے ہی ہوتا ہے ہر ملک و قوم کا ایک خاص لباس ہے - اس لباس میں ملبوس آدمی کو دیکھنے کے بعد فوراً آدمی سمجھ جاتا ہے کہ کس ملک اور مذہب کا آدمی ہے کفار کی اکثریت اپنی بود و باش اور لباس کو ترک نہیں کرتی لیکن اکثر مسلمان اپنے اسلامی لباس کو چھوڑ گئے اور تمام اغیار ممالک کے لباس میں ہر جگہ ملبوس نظر آتے ہیں - بعض مالدار مسلمان تو اپنی خرمستیوں کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں - لیکن بعض غریب مسلمان مجبوری کے تحت ان کی وضع کو اختیار کرتے ہیں دیکھنے ملک کی کمزور اقتصادی حالت غریب مسلمان کو کہاں لے گئی بلکہ بعض اوقات تو یہ غیر اختیاری فقر آدمی کو کفر تک پہنچاتا ہے - حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کاد الفقر ان یکون کفرا" قریب ہے کہ فقر آدمی کو کفر تک پہنچا دے -

فقر سے مراد غیر اختیاری فقر ہے - حضورؐ کا فقر اختیاری تھا - عام لوگوں کو اس بات کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ کفار ہمیں کیسے اپنے دین برحق سے پھیر رہے ہیں ان کی پرکشش اور مضبوط معیشت کی وجہ سے مسلمان کمائی کے لئے ان کے ممالک کا رخ کرتے ہیں - یہ لوگ کفار کے لین دین کی صفائی سے اتنے مرعوب ہیں کہ مسلمان کے پاس نوکری بالکل نہیں کرنا چاہتے - کفار ان مسلمانوں کو بھاری

تنخواہیں دیتے ہیں اور اچھی اچھی مراعات سے بھی نوازتے ہیں ایک وقت تھا کہ لوگ عرب ممالک کے مقدس مقامات میں نوکری کرنے کو ترجیح دیتے تھے تاکہ معاش کے ساتھ ساتھ معاد کی بھی فکر ہوتی رہے مسلم ممالک کے ان مقدس مقامات میں مسلم ماحول کے ساتھ ان کی دینی زندگی بہتر ہوتی تھی ۔ حج اور عمرہ کی سعادت بھی حاصل کرتے تھے لیکن اب سوچ الٹی ہے جس کو دیکھو یورپ میں زندگی گزارنے کے خواب دیکھتا ہے مسلمانوں کی معیشت اتنی کمزور ہوگئی ہے کہ مسلمان اپنے ممالک میں رہنا نہیں چاہتے ۔ بچوں سمیت کفار کے ممالک میں رہائش پذیر ہوجاتے ہیں ان کے بچے مخلوط تعلیمی ماحول میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اخلاقی لحاظ سے بالکل زیرو ہوتے ہیں اس لئے کہ یورپ کا تمام ماحول عیاش اور آزاد ہے جنسی آوارگی کی حد ہوگئی لیکن پھر بھی مسلمان صرف مسئلہ پیٹ کی خاطر وہاں زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں ۔

اس طرح مسلمانوں کی اکثریت سے فکر معاد نکل گیا اور فکر معاش میں بری طرح پھنس گئے اگر کوئی دیندار ان مادہ پرست مسلمانوں کی توجہ معاد کی طرف مبذول کرائے تو اس کی بات کو ہنسی مذاق میں ٹال دیتے ہیں کہ دنیا کہاں پہنچ گئی یورپ کتنی ترقی کر گیا اور یہ سادہ لوح ہمیں اونٹوں کے زمانے کی طرف لے جا رہا ہے ۔

ہم اس کے خلاف نہیں کہ مسلمان غیر مسلم ممالک میں کافر کی نوکری نہ کرے اور ان کے ساتھ کاروباری لین دین چھوڑ دے ہمیں تو مسلمان کے عقیدہ عمل، اخلاق اور دینی زندگی کی فکر ہے اس لئے کہ یورپی ماحول میں عقیدہ اعمال اور اخلاق کی حفاظت بہت مشکل ہوگئی ہے ۔

کفار معیشت پر کیسے قابض ہوگئے :۔ جیسا کہ گزشتہ سطور میں عرض کیا کہ کفار کی نئی چال معیشت پر قبضہ ہے ان کا طریقہ واردات کیا ہے اس وقت دنیا میں بڑی بڑی کاروباری کمپنیاں یہود اور کفار کی ہیں ۔ اس وقت ترقی یافتہ تمام ممالک غیر مسلم ہیں ان کا اپنا ایک گروپ ہے جس کو (G - 8) کہتے ہیں ان کی تعداد آٹھ ہے اس گروپ میں ذیل کے ممالک شامل ہیں ۔ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، فرانس، جرمنی،

Scanned with CamScanner

جاپان، اٹلی اور روس - ان ممالک کی ملٹی نیشنل (کثیر الملکی) کمپنیاں (ادارے) ہیں - ان کی کمپنیاں پوری دنیا میں مختلف اشیاء ضرورت و معیشت پیدا کرتی ہیں - پوری دنیا کے لوگ ان اشیاء کو مجبوراً" خریدتے ہیں ان کمپنیوں میں بعض کے مالک یہود ہیں جن کے سارے کاروبار کی بنیاد سود ہے اور ویسے بھی مسلمانوں کے ازلی اور خطرناک دشمن ہیں - ان یہود اور کفار نے سارے مسلمانوں کو سودی معیشت میں بری طرح پھنسا دیا - پوری دنیا کی معیشت پر اس گروپ 8 اور یہود کا قبضہ ہے -

چند کثیر الملکی کمپنیوں کا تعارف :- (1) B.A.T برٹش امریکن ٹوبیکو ان کی پروڈکشن مختلف قسم کے سگریٹ ہیں - پاکستان میں پی ٹی سی کے نام سے ان کی کمپنی کام کرتی ہے - (2) NESTLE نیسلے یہ کمپنی بچوں کی خوراک یعنی خشک دودھ تیار کرتی ہے - LICTOGIN CERELAK EVERYDAY NIDO اور NICOFI -

(3) **ریکٹ اینڈ کولڈ مین :-** یہ کمپنی رابن نیل، چیری بلاسم پالش، ڈیٹول اور سوپ (صابن) تیار کرتی ہے - (4) E.B.M بسکٹ تیار کرتی ہے - ان کے LU بسکٹ (لو بسکٹ) مشہور ہیں -

(5) MATCHEL **میچل :-** ان کی پیداوار مشروبات، ایپل جیم، ٹماٹو کیچپ، ٹماٹو ساس، سرکہ اور میچل اچار مشہور ہے -

(6) P and G (Procter and Gamble) **:-** ان کی پروڈکشن Soap Panteen Shampoo Safeguard Camay صابن Oil of uly lotion جسم پر ملنے والا لوشن اور وکس ویپورب وغیرہ -

(7) J and J جاسن اینڈ جانسن **:-** یہ کمپنی بچوں کے لئے Shampoo baby Lotion Baby batry powder baby soap اور modus (کرسف) تیار کرتے ہیں -

(8) Gilete **جیلٹ :-** یہ کمپنی Razor آلہ شیو بلیڈ اور شیو سے متعلق اشیاء تیار کرتی ہے (شیو کیلئے تیار جھاگ Bursh foam cream، Body Spray Shaving -

(9) I.B.M بھی امریکہ کی کمپنی دنیا کو کمپیوٹر مہیا کرتی ہے -

(10) Caltex Mobil Shell تیل کی کمپنیاں ہیں - آج کل شیل کی بڑی شہرت ہی بڑی

باقی ہے

شاہراؤں پر ان کے پیٹرول پمپ ہیں ان کی سروس صاف اور پرکشش ہے ہر آدمی ان سے پیٹرول ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے -

(11) ڈائیوو کمپنی :- یہ کوریا کی کمپنی ہے موٹروے اسلام آباد' لاہور پر ڈائیوو کمپنی نے 40 فیصد سرمایہ لگایا ہے - حکومت ڈائیوو کمپنی کو سالانہ چھ کروڑ اسی لاکھ ڈالر معاہدہ کے تحت بمع سود کے ادا کر رہا ہے - اب اس موٹروے پر ان کی ٹرانسپورٹ سروس بھی شروع ہے جن میں نوجوان لڑکیاں کنڈیکٹر کے فرائض انجام دیتی ہیں -

(13) لیور برادرز :- یہ یہودیوں کی کمپنی ہے یہ کمپنی Lux صابن' ڈالڈا' ٹوتھ پیسٹ اور سرف وغیرہ تیار کرتی ہے - یہ تمام غیر مسلم کثیر الملکی کمپنیاں اپنی پیداواری اشیاء کے عوض میں ساری دنیا اور خاص کر عالم اسلام سے دولت کو سمیٹ رہی ہیں - اسی طرح امریکہ کی زیر قیادت یہ جی ایٹ ممالک ساری دنیا کی معیشت پر قابض ہوگئے ہیں بقیہ ساری دنیا ان کے رحم و کرم پر ہے -

مجبور معیشت :- مسلمان اپنی کمزور معیشت کی وجہ سے واشنگٹن اور آئی ایم ایف کی طرف دیکھتے رہتے ہیں ان سے قرضے بھیک کے طور پر مانگ رہے ہیں - معاہدہ پر اس وقت تک دستخط نہیں ہوتے جب تک واشنگٹن اور آئی ایم ایف کے ساتھ مختلف معاملات حل نہیں کر لئے جاتے - آئی ایم ایف کے حکام کا ہر لفظ قرض لینے والوں کے لئے حکم بن جاتا ہے ان کے کہنے پر پالیسیاں تیار ہوتی ہیں جن پر عمل بڑا کڑا اور کڑوا لمحہ ہوتا ہے جب ملکی معیشت کی فیصلہ سازی دوسرے کے رحم و کرم پر ہو تو معیشت کے اندر استحکام کیسے آئے گا قرض دینے والوں کا پہلا مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ فورا" مالیاتی ڈھانچہ ان کی مرضی کے مطابق تشکیل دیا جائے - ان عالمی مالیاتی اداروں کے مطالبات پورے کرتے کرتے مہنگائی اور بے روزگاری کے عفریت نے ہمیں لپیٹ میں لے کر عالمی سطح پر غلام بنا دیا ہے - مجبوری اور بدقسمتی کے علاوہ بھی ہمارے حکام ملکی معیشت کے لئے اچھی پالیسیاں وضع نہیں کرتے تاکہ برسر اقتدار طبقہ ہمیشہ برسر اقتدار رہے یہ نہ ہوں تو ان کی اولاد حکومت کرتی ہے مضبوط معیشت کے ساتھ تو ہر طبقہ سے باصلاحیت افراد اور کردار ابھریں گے جن کو حکمرانی طبقہ

برداشت نہیں کرتا - حال ہی میں ایشیاء رسالے میں خبر چھپی ہے کہ ورلڈ بینک نے واضح طور پر واپڈا سے بجلی کے نرخ پندرہ فیصد تک بڑھانے کا کہا ہے اور خبردار کیا ہے کہ دوسری صورت میں اپنے دیوالیہ ہونے کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہوجاؤ - (اگست 98ء ص 26) - اسی طرح نوائے وقت کی خبر ہے - آئی ایم ایف نے شرائط کے ساتھ دو ارب مالیاتی پیکج کا عندیہ دے دیا ان شرائط میں وسیع البنیاد جنرل سیلز ٹیکس اور زرعی ٹیکس کا نفاذ شامل ہے - کفار اور جی ایٹ کی انہی معاشی سخت پالیسیوں کی وجہ سے پاکستان اور دوسرے غریب ممالک میں بے روزگاری اور مہنگائی زور پکڑ گئی جس کے نتیجے میں یہ لوگ روزگار کے سلسلے میں انہی جی ایٹ ممالک کا رخ کرتے ہیں - حالانکہ اپنے ملک میں روزگار کے مواقع فراہم کرنا مشکل نہیں - لیکن ہمارے پالیسی ساز ادارے مخلص نہیں -

مقبوض اور مجبور معیشت کے اثرات :- اسلامی ملک ملائشیا کی اقتصادی حالت بہت خراب ہوگئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کثیر الملکی کمپنیوں نے بے پناہ سرمایہ کاری کی، ساری دولت سمیٹ کر لے گئے سرمایہ کاری سے صرف چند افراد کو روزگار ملتا ہے باقی دولت سب ان کمپنیوں کے قبضہ میں ہوتی ہے پاکستان کی حالت تو کسی سے چھپی نہیں اقتصادی لحاظ سے بالکل صفر ہے بے روزگاری عام ہے مہنگائی بڑھ گئی ہے دولت چند طبقوں کے پاس چلی گئی ہے - سودی نظام اور معیشت سے خلاصی میں رکاوٹ یہ نہیں کہ ہمارے پاس صحیح اسلامی متبادل حل نہیں - متبادل نظام پر الحمد للہ علماء نے بہت کام کیا ہے بلکہ رکاوٹ کی وجوہات اور ہیں من جملہ ان وجوہات کے کفار کا معیشت پر قبضہ بھی ہے یعنی ساری دنیا کے اندر ان کثیر الملکی کمپنیوں کی سرمایہ کاری کی ہوئی ہے اور ان کا سارا کاروبار سود پر مبنی ہے اس کی ایک مثال ڈائیوو کمپنی ہے جس نے موٹر وے پر چالیس فیصد رقم خرچ کی ہے اب سالانہ چھ کروڑ اسی لاکھ ڈالر بمع سود کے وصول کر رہی ہے - اسی طرح آئی ایم ایف جو قرضہ دیتا ہے وہ بمع سود کے وصول کرتا ہے اس وقت پاکستان 32 ارب ڈالر کا مقروض ہے - عالم اسلام کو مقبوض مرعوب مجبور اور مقروض معیشت سے نکلنے کے

لئے چاہئے کہ ایک وسیع اسلامی ترقیاتی بینک قائم کریں ۔ مالدار ترین مسلمان اس میں اپنی دولت جمع کیا کریں اور بوقت ضرورت ہر مسلم ملک کو اس بینک سے امدادی رقوم مہیا کیا کریں لیکن اس بینک کا نظام اسلامی ہونا ضروری ہے ۔ اسی طرح مسلم ممالک کی کمپنیوں کے رواج کو عام کرنا ضروری ہے ۔ کم از کم مسلم ممالک میں مسلم کمپنیوں کی پروڈکشن ضروری ہیں ان کمپنیوں کی اشیاء زیادہ بکنے لگیں تو دولت ان مسلمانوں کے پاس جائے گی اور ان کی دولت اسلامک بینک میں اور وہ بینک مسلم ممالک کی مدد کرے گا اللہ کرے عالم اسلام کی اجتماعی سوچ اسی طرف مبذول ہوجائے ۔

٦٥ھ

اخبار عالم

مولانا حمید اللہ مدرس جامعہ عثمانیہ

ترکی میں حجاب شرعی پر پابندی

ترکی کے مختلف شہروں میں ہزاروں افراد نے حکومت کی جانب سے خواتین اور یونیورسٹی طالبات پر سکارف اوڑھنے پر عائد پابندی کے خلاف مظاہرے کئے ہیں ملک کے مشرقی شہر الازگ میں پولیس نے مظاہرین پر فارنگ کی جس سے ایک شخص ہلاک جبکہ دو دیگر شدید زخمی ہوگئے۔ پولیس نے استنبول' انقرہ' ازامیر اور آٹھ دوسرے شہروں میں سینکڑوں افراد کو مظاہرہ کرنے پر گرفتار کرلیا۔ حکام نے مظاہروں پر پہلے ہی پابندی عائد کر رکھی تھی لیکن اس کے باوجود ہزاروں افراد ملک کے مختلف شہروں میں جمع ہوئے اور حکومت کے خلاف مظاہرے کئے۔ حکومت نے ان طالبات پر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلے پر پابندی عائد کردی ہے جنہوں نے سکارف کے بغیر تصویر بنانے سے انکار کردیا ہے۔ حکومت نے ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے ذریعے ان مظاہروں کو پہلے ہی غیر قانونی قرار دیا تھا۔ دریں اثناء ترکی کے نائب وزیراعظم بلند ایجوت نے ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ یہ مظاہرے ان لوگوں نے کرائے ہیں جو حکومت کے خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی عناصر طلبہ و طالبات کو حکومت کے خلاف ہونے والے مظاہروں میں اپنے مفادات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

اجتماعی جنازہ پر غم زدہ ماؤں کا ماتم

عراق میں گزشتہ روز 50 بچوں کی اجتماعی نماز جنازہ ادا کی گئی یہ بچے خوراک کی کمی اور دواؤں کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ جاں بحق ہونے والے بچوں کی مائیں اور رشتہ دار خواتین اجتماعی جنازے میں آہ وزاری اور ماتم کرتی

رہیں اور ان کے دلخراش بین اور نوحوں سے بغداد کی گلیوں کے در و دیوار لرز اٹھے یاد رہے کہ عراق پر گزشتہ آٹھ برس سے اقوا ممتحدہ نے اقتصادی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں - تدفین کے جلوس میں بچوں کے تابوت کاروں پر رکھے گئے تھے اور ہر تابوت پر بچے کا نام اور تصویر چسپاں تھی جنازے میں شامل ایک فیملی نے بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ کہا کہ یہ بچے صرف پابندیوں کی وجہ سے مرے ہیں - شرکاء نے مختلف بینر بھی اٹھا رکھے تھے -

کوسوو میں 50 ہزار پناہ گزینوں کی ہلاکت کا خدشہ

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے انکشاف کیا ہے کہ کوسوو میں پچاس ہزار افراد کے مرنے کا خدشہ ہے ان افراد نے سربیا کی فوج کے مظالم کے باعث اپنے گھر بار چھوڑ کر پہاڑوں میں پناہ لے رکھی ہے او راگر برف باری شروع ہوئی تو سب ہلاک ہو جائیں گے - سلامتی کونسل میں کوسوو کے شہریوں کے سفاکانہ قتل عام سے بوسنیا ہرزیگووینا کے لرزہ خیز مظالم کی یاد تازہ ہوگئی ہے - سرب فوجیں کوسوو میں منظم دہشت کی مہم چلا رہی ہیں اور بلغراد نے اقوام متحدہ کے مطالبات کو نظر انداز کردیا ہے - رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سربیا کی جانب سے اپنی فوجوں کو واپس بلانے کے اعلان پر محدود پیمانے پر عمل در آمد کیا گیا - سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ مجھے کوسوو کے باشندوں کے قتل عام پر شدید دکھ ہوا ہے سرب فوج نے اتنے منظم انداز میں تباہی پھیلائی ہے کہ ہزاروں مسلمان اپنے گھر بار چھوڑ کر پہاڑوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے ہیں - رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دو لاکھ اسی ہزار افراد نے اپنے گھر بار چھوڑے ہیں جن میں سے پچاس ہزار نے پہاڑوں اور جنگلوں یں پناہ لے رکھی ہے اگر فوری طورپر ان کی امداد نہ کی گئی تو موسم سرما کے برف باری ہوتے ہی پچاس ہزار افراد مر جائیں گے انسانیت کے لئے بہت بڑا المیہ ہوگا کوفی عنان نے سربیا کی جانب سے کوسوو میں بارودی سرنگیں بچھانے پر گہری تشویش ظاہر کی - انہوں نے کہا کہ یہ بارودی سرنگیں کوسوو کی سرحدوں تک ہی محدود نہیں بلکہ

Scanned with CamScanner

البانیہ اور مقدونیہ بھی ان کی زد میں ہیں - امریکہ کی وزیر خارجہ میڈلین البرائٹ نے کہا ہے کہ سیکرٹری جنرل کی رپورٹ میں کوسوو میں ہونے والے لرزہ خیز مظالم کا ذکر ہے جس کے بعد اب کوئی شک نہیں رہا کہ اس میں سربیا ملوث ہے -

2000ء میں دو ہزار امریکی مسلمان انتخابات میں حصہ لیں گے -

امریکی شہریت رکھنے والے مسلمان امریکہ کی سیاست میں متحرک ہو رہے ہیں اور اس سال کے الیکشن میں امریکی مسلمانوں کو نہایت اہمیت حاصل ہوئی ہے - امریکن مسلمز ایسوسی ایشن کے مطابق 1996ء کے انتخابات میں پہلی مرتبہ امریکی مسلمانوں نے صدر اور نائب صدر کے عہدوں کے علاوہ باقی تمام عہدوں کے لئے اپنے امیدوار کھڑے کئے ہیں جن میں سے کئی مسلمان امیدوار کامیاب بھی ہوئے' 1996ء کے الیکشن میں چار سو مسلمان امیدواروں نے حصہ لیا اور ان میں سے سو کامیاب رہے اس سال کے الیکشن کے لئے بھی دس مسلمان امیدوار ریاستی انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں - امریکن مسلمز ایسوسی ایشن نیشن نے وائس آف امریکہ کو بتایا کہ امریکی صدر بل کلنٹن نے جنرل اسمبلی میں اپنے خطاب کے دوران اعتراف کیا تھا کہ امریکہ میں ساٹھ لاکھ مسلمان اور بارہ سو مساجد ہیں اور اسلام امریکہ میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلتا ہوا مذہب ہے - صدر کلنٹن نے یہ بھی کہا کہ مسلمان امریکی سیاست میں متحرک ہوگئے ہیں - امریکن مسلمز ایسوسی ایشن کے نمائندے نے کہا کہ ان کی تنظیم مسلمانوں کے ووٹوں کا اندراج کروانے کے بعد اب مسلمانوں کو انتخابات میں جوش و خروش سے حصہ لینے کی ترغیب دے رہی ہے - نمائندے نے کہا کہ ان کی تنظیم کا اولین مقصد یہ ہے کہ 2000ء تک دو ہزار امریکی مسلمان انتخابات میں حصہ لیں -

بھارت میں مسلمانوں کی املاک ضبط کرنیکا منصوبہ

1/6/ے

بھارت کی حکمران ہندو قوم پرست جماعت بی جے پی میں شامل انتہا پسند
...ہر نے بھارتی مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے ایک اور منصوبوں پر عمل شروع کردیا
...رپورٹ کے مطابق دہلی میں آباد ہزاروں مسلمانوں کو سب ڈویژنل مجسٹریٹوں کے
...زوں سے ایسے نوٹس ملنا شروع ہوگئے ہیں جن میں انہیں کہا گیا ہے کہ ان کے
...ؤ اجداد پاکستانی شہریت کے حامل ہیں لہٰذا وہ اپنی بھارتی شہریت کے ٹھوس ثبوت
...ش کریں ۔ بصورت دیگر ان کی املاک ضبط کرلی جائیں گی ۔ بھارتی مسلمانوں کی
...عت انڈین نیشنل لیگ نے دہلی کے گورنر وجے کپو رکو ایک اجتماعی مراسلہ بھیجا ہے
...س میں کہا گیا ہے کہ جو نوٹس ارسال کیے گئے ہیں ان پر نہ تو کوئی نمبر ہے نہ
...ضاحت کی گئی ہے کہ انہیں کس قانون کے تحت یہ نوٹس بھیجے گئے ہیں ۔ مراسلے
...ں کہا گیا ہے کہ دہلی میں بسنے والے مسلمانوں کو ہندو انتہا پسند مختلف حربوں سے
...رج کرتے رہتے ہیں ۔ اس سے قبل بے شمار غریب مسلمانوں کو بنگلہ دیشی قرار دے
...ر ہندو اکثریت کے جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی تھی اور اب انہیں
...پاکستان قرار دے کر ان کی املاک پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے ۔ مراسلے میں
...گورنر سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس ایجنسی کا نام ظاہر کریں جس نے دہلی کے
...مسلمانوں کی جائیدادوں کی چھان بین کی ہے ۔

۹۷ء

اخبار الجامعہ

کارروائی اجلاس مجلس شوریٰ

مولانا تحمید اللہ
مدرس جامعہ عثمانیہ

ہر سال جمادی الثانی کے اواخر یا رجب کے اوائل میں مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس ہوتا ہے جس میں سال گذشتہ کی کارکردگی پیش کی جاتی ہے۔ ارکان شوریٰ کھل کر اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے انہی ارکان کی تجاویز کی روشنی میں فیصلے کئے جاتے ہیں جن کا پورے سال میں پابندی کی جاتی ہے۔

ساتویں تعلیمی سال کیلئے حسب سابق امسال بھی مورخہ 12 اکتوبر 1998ء بوقت دس بجے مجلس شوریٰ کا ساتواں سالانہ اجلاس زیر صدارت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب سرپرست اعلیٰ جامعہ عثمانیہ منعقد ہوا جس میں مجلس شوریٰ کے مستقل 41 ارکان کے علاوہ 54 حضرات بطور مبصر شریک ہوئے۔ اس طویل اجلاس کا آغاز جامعہ کے طالب علم قاری شفیق اللہ صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ جس کے بعد جامعہ کے مخلص خادم اور رکن شوریٰ حاجی غیاث الانام صاحب نے جامعہ کے بارے مین اپنا منظوم کلام پیش کیا بعد ازاں جامعہ کے ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب نے جامعہ کے تعلیمی داخلے، طلبہ کی پڑھائی و تکرار، جامعہ کے امتحان، طلبہ کی تربیت و اخلاق اور جامعہ کی تعطیلات کے بارے میں مفصل جائزہ ارکان شوریٰ کے سامنے پیش کیا۔

بعد ازاں جامعہ کے بانی و مہتمم مفتی غلام الرحمٰن صاحب نے ارکان شوریٰ کو اپنی طرف سے جامعہ کے اساتذہ کرام اور طلبہ کرام کی طرف سے خوش آمدید کہا اور فرمایا۔ آپ حضرات نے اس مادی دور میں انتہائی مصروفیات کے باوجود اپنا قیمتی وقت

نکال کر

نکل کر ہماری دعوت قبول فرمائی اور یہاں تشریف لائے۔

حضرت مفتی صاحب نے مجلس شوریٰ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس شوریٰ کا اجلاس مدرسہ کے معاملات میں ایک بنیادی کردار رکھتا ہے اور جامعہ کے اراکین کے مشوروں میں یقیناً" اللہ تعالیٰ خیر و برکت عطا فرماتا ہے۔

(وشاورھم فی الامر

اجلاس میں جتنی بھی تجاویز سامنے آتی ہیں اور اراکین شوریٰ اس پر دستخط کرتے ہیں تو گویا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایک قسم کی درخواست پیش کرتے ہیں اور آپ سب حضرات اس پر گواہ ہوتے ہیں۔ اس مشورہ کی برکت سے جو بھی درخواست ہم اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کرتے ہیں اور جو مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ یقیناً" ان حضرات کے مخلصانہ جذبے کی قدر کرکے کام پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔

آمد و خرچ کا گوشوارہ

حضرت مفتی صاحب نے گذشتہ سال کی آمد و خرچ کا تفصیلی گوشوارہ پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پچھلے سال جامعہ میں طلبہ کی تعداد 105 تھی جس میں سے 5 طلبہ تخصص فی الفقہ اور 100 طلبہ دوسرے درجوں کے تھے۔ جس پر مجموعی اخراجات کی تفصیل اسی طرح بیان فرمائی۔

گوشوارہ آمد و خرچ تعلیمی سال نمبر 5 (98-1997ء/ 18-1417ھ)

بجلی	37875
تنخواہ	294403
تعمیرات	827650
ٹیلیفون	12235
ڈاک	12943
سٹیشنری	27873
ضیافت	23928
کتب	26443

ا / لم

Scanned with CamScanner

مطبخ	350539
متفرقات	27328
العصر	44740
آمد و رفت	18945
ماہانہ آمدنی	1705262
کل آمدنی	1426745
خسارہ	278517

گوشوارہ کی اس تفصیل پر نظر ڈالتے ہوئے پچھلے سال کے کل اخراجات کا مجموعہ 1705262 روپے ہے۔ جس میں تقریباً 8 لاکھ روپے تعمیرات پر خرچ ہوئے ہیں۔

کل آمدنی 1426745 روپے ہے۔

جامعہ پچھلے سال 278517 روپے خسارہ میں تھا لیکن یہ ایسا خسارہ تھا کہ تعلیمی سال نمبر 3 میں ہمارے پاس 93 ہزار روپے بچت پڑا تھا۔

اور تعلیمی سال نمبر 4 میں 254187 روپے بچت موجود تھی یعنی مجموعی بچت تقریباً 347187 روپے تھی تو تعلیمی سال نمبر 5 کے 278513 روپے نقصان نکال کر بقیہ بچت 68674 روپے باقی رہی جو کہ پانچ سالوں میں یہ مجموعی بچت ہے۔

درجہ موقوف علیہ کا اضافہ

اگلے سال کے لئے تعلیمی میدان میں ایک قدم آگے بڑھانے کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ پچھلے بدھ ہماری مجلس تعلیمی کی میٹنگ ہوئی جس میں اساتذہ کرام نے شوریٰ سے منظوری کیلئے چند سفارشات کی ہیں۔

نمبر1 اگلے سال موقوف علیہ کا درجہ شروع ہوجائے۔

نمبر 2 دو اساتذہ کرام کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے جس میں ایک ماہر ریٹائرڈ

استاد شامل ہے تاکہ بچوں کو انگریزی، ریاضی اور سائنس وغیرہ پڑھایا کریں ۔

نمبر3 جگہ کی کمی کے باعث 30 طلبہ کے اضافے کی گنجائش رکھی گئی جس میں طلبہ کی تعداد 130 سے 160 تک ہوگی جبکہ اساتذہ کی فہرست 10 سے 12 تک ہوگی ۔

نمبر4 ہمارا پروگرام ایسا تھا کہ چراٹ روڈ پر جو جگہ ہے وہاں درجہ حفظ شروع کریں لیکن مجلس تعلیمی میں یہ طے ہوا کہ جب تک ایک مستقل بلاک اور ہاسٹل نہ بنے اس وقت تک وہاں پر تعلیمی پروگرام چلانا مشکل ہوگا ۔ البتہ وہاں کے لئے یہاں پر ابھی سے شعبہ حفظ کی ایک کلاس اور ایک استاد رکھ کر کام شروع کریں ۔

مجلس شوریٰ نے ان تمام سفارشات کو قبول کرکے منظوری دی ۔ جملہ باتوں کے بارے میں حضرت مفتی صاحب نے اراکین سے رائے طلب کی ۔

اس کے ساتھ ہی آئندہ سال کے تخمینی بجٹ کی تفصیل یوں فرمائی ۔

تعلیمی سال نمبر7 مجوزہ تخمینی بجٹ

بجلی	97714
تنخواہ	418082
تعمیرات	1390354
ٹیلیفون	14490
ڈاک	14114
سٹیشنری	34034
ضیافت	24000
کتب	150000
مطبخ	524292
متفرقات	40000
العصر	60000
کرایہ آمد و رفت	45000
کل اخراجات	2811080

۳ ۷ لے

کمپیوٹر کی ضرورت

پچھلے سال شوریٰ کے اجلاس میں کمپیوٹر خریدنے کے بارے میں بات ہوئی تھی۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا موجودہ دور میں کمپیوٹر وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اور ہماری سوچ اور فکر بھی یہی ہے کہ یہاں کے ایک فاضل عالم کو نہ صرف دینی علوم پر دسترس حاصل ہو بلکہ عصری علوم پر بھی اس کی نظر ہو۔ (انشاء اللہ العزیز)

تاکہ ان دونوں کے امتزاج کے ساتھ دین کی صحیح خدمت کرے۔

چراٹ روڈ پر واقع جگہ کے نقشے کیلئے پندرہ میٹنگوں کی تفصیل

ہفتے میں ایک دن میٹنگ چراٹ روڈ کی جگہ کی تعمیر کے لئے ہوا کرتی تھی جس میں تعمیراتی کمیٹی کے افراد کی تفصیل یہ ہے۔ (1) مفتی غلام الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ عثمانیہ (2) قاضی کلیم الرحمٰن صاحب ڈائریکٹر جنرل سمال انڈسٹریز (ریٹائرڈ) (3) جناب درمرجان صاحب ڈائریکٹر واپڈا (ریٹائرڈ) (4) حاجی اقبال صاحب خٹک سٹیل کارپوریشن (5) حاجی غیاث الانام صاحب خادم جامعہ عثمانیہ (6) مولانا حسین احمد صاحب مدرس و ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ (7) مولانا نجم الرحمٰن صاحب مدرس جامعہ عثمانیہ (8) جناب مرتضٰی صاحب آفیسر ترناب فارم۔

ان حضرات کی 15 میٹنگوں کا نتیجہ اس حد کو پہنچ گیا ہے کہ طلبہ کی تعداد ان کے لئے درسگاہیں' رہائش کے لئے کمرے اور دوسرے تعلیمی ضروریات کے علاوہ کمروں کا تعین کیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

شعبہ درس نظامی کے طلبہ کی تعداد = 1000 مقرر کی ہے۔

درجہ اعدادیہ سے لیکر درجہ رابعہ تک طلبہ کی رہائش کے لئے کمروں کی تعداد + 125 ہوگی۔

درجہ خامسہ سے لیکر دورہ حدیث تک طلبہ کی رہائش کے لئے کمروں کی تعداد = 166 ہوگی۔

درجہ تخصص اور غیر ملکی طلبہ کی رہائش کے لئے کمروں کی تعداد = 100 ہوگی۔ ہر کمرہ میں چار یا پانچ طلبہ ہونگے جبکہ درجہ تخصص اور غیر ملکی طلبہ دو دو ہوں گے۔

اسی طرح دارالتدریس میں تقریباً" 52 درسگاہوں کی ضرورت ہوگی جبکہ درجہ موقوف علیہ کے لئے 1000 فٹ کا ہال اور دورہ حدیث کے طلبہ کے لئے 3000 فٹ کے ہال کی ضرورت ہوگی۔

شعبہ بنات

اسی طرح شعبہ بنات میں 250 طالبات کی رہائش کے لئے 25 کمرے اور گیارہ درسگاہیں ہوں گی اس کے ساتھ ایک ڈائیننگ ہال، ساتھ کچن اور تقریبات کے لئے ایک ہال ہوگا۔

ایک جامع مسجد ہوگی جس میں نمازیوں کی گنجائش دو ہزار سے لے کر ڈھائی ہزار رکھی گئی ہے۔ اس کے بیسمنٹ میں (انڈر گراؤنڈ) دارالحفظ کا شعبہ ہوگا۔ جس میں 300 حفاظ کرام کا انتظام ہوگا ایک کتب خانہ ہوگا جس میں 100 000 کتابوں کی گنجائش ہوگی۔

اسی طرح کمپیوٹر، فوٹو سٹیٹ اور مطالعہ کے لئے بھی کمرے ہوں گے۔

ایڈمنسٹریشن بلاک

ایک ایڈمنسٹریشن بلاک کا انتظام ہے جس میں سات شعبوں کے دفاتر ہوں گے جو کہ 32 کمروں پر مشتمل ہوں گے۔

عثمانیہ ہائی سکول

ایک دارالتربیت عثمانیہ ہائی سکول ہوگا جس میں معاشرے کے یتیم بچوں کی پڑھائی کا انتظام ہوگا۔ تاکہ یہ یتیم بچے عیسائیوں کی گود میں جانے سے محفوظ رہیں۔ عثمانیہ ہائی سکول میں دسویں جماعت تک تعلیم ہوگی جس میں 500 طلبہ کی گنجائش رکھی ہے اس سکول میں سائنسی علوم کے علاوہ دینی علوم اور اخلاقی تربیت کا بھی خیال رکھا جائے گا جس کے نتیجے میں کل یہ بچہ نہ صرف ڈاکٹر یا انجینئر ہوگا بلکہ ایک بہترین داعی اسلام بھی ہوگا۔

ان بچوں کی رہائش کے لئے بھی ایک ہاسٹل ہوگا ۔اس کے علاوہ جامعہ کی حدود میں مہمان خانہ، کھانا کھانے کے لئے مطبخ (میس) ڈسپنسری، مکتبہ، کیفی ٹیریا، جنرل سٹور، اساتذہ کالونی، ڈاک خانہ اور گاڑیوں کے لئے کار پارک کے علاوہ قبرستان بھی ہوگا۔ تا حال اس جگہ کی چار دیواری شروع ہے - چار دیواری ختم ہونے تک نقشہ بھی مکمل ہوجائے گا (انشاء اللہ العزیز) حضرت مفتی صاحب نے اس تفصیل کے بیان

کرنے کے بعد ایک بار پھر معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اختتامی کلمات اور دعا

جامعہ کے سرپرست مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب نے اختتامی کلمات ارشاد فرمائے اور بڑے سوز کے ساتھ رو رو کر جامعہ کی ترقی کے لئے دعا فرمائی ۔

سنہری موقع !!!

درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء
SPECIALIZATION IN FAQA-ISLAMI AND IFTA

کے طلباء کے لئے تحقیق و ریسرچ کے مراحل میں مراجع و ماخذ کی دستیابی میں مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس شوریٰ نے چھٹے تعلیمی سال کے تخمینی بجٹ میں اولین مرحلہ میں ایک لاکھ تیس ہزار روپے (130'000) کی کتابیں خریدنے کی منظوری دی ہے۔

اگر آپ ایک صحیح عالم دین کی بے لوث دینی خدمات میں قیامت تک صدقہ جاریہ کے طور پر شریک ہونا چاہتے ہیں اور یقیناً" چاہتے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کا مقدس نام لے کر کتابیں خریدنے کا سنہری موقع ضائع نہ کریں۔

تو کائنات حسن ہے یا حسن کائنات

صاحبزادہ خورشید گیلانی

شعر گوئی بذات خود ایک نعمت ہے اور ایک ایسی اظہاری کیفیت کا نام ہے جسے بلا تکلف الہام یا القاء سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ یہ خالصتاً خداداد ملکہ ہے جس میں کسب اور وراثت کو بہت کم دخل ہے بلکہ یہ ایسا فطری داعیہ ہے جو قلب شاعر میں ابھرتا ہے اور نوک زبان پر اترتا ہے۔ علم و ادب کی تاریخ میں بے شمار شاعر ایسے ملتے ہیں جو حرف و لفظ کی تلاش میں مکتب و دبستان کی محض ہوا پھانکتے گئے مگر سرزمین شعر کے بادشاہ مانے گئے۔ خود تو دو چار درجے پاس کئے مگر ان کا کلام سمجھنے اور سمجھانے پر دانش نگاہوں کے کہنہ مشق اساتذہ کو اپنا پورا دماغ نچوڑنا اور فن تدریس صرف کرنا پڑا۔ شعر کے اجزائے حسن میں نادر تخیل، عمدہ تمثیل، خوبصورت لفظ، انوکھی ترکیب، جاندار مضمون، ہموار زمین، نفیس پیرایہ، منتخب الفاظ دلکش ابلاغ دلنشین کنایہ اور لطیف استعارہ شامل ہیں۔ یہ ساری چیزیں شعر کو "سحر جلال" بنا دیتی ہیں۔ یہ لفظ اپنا آپ بولتا اور ہر حرف اپنا آپ کھولتا ہے بلاشبہ نثر اگر سلیس اور بلیغ ہو اس کا اسلوب رواں اور لہجہ مؤثر ہو تو دماغ میں جوار بھاٹا لے آتی ہے مگر شعر تو دنیائے دل میں ایک حشر اٹھا دیتا ہے ایک مصرع پوری کتاب پر حاوی اور ایک شعر پوری داستان حیات کا نقیب نظر آتا ہے کتنے مصرعے ایسے ہیں جو ضرب المثل اور محاورے بن کر زندگی کا لفظ و نثر مرتب کر گئے۔

بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاہی میں

جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

اب کے بھی دن بہار کے یوں ہی گزر گئے

شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو

تو کائنات حسن ہے یا حسن کائنات۔ اس طرح کے بے شمار مصرعے ضخیم کتابوں پر

بھاری ہیں - ان میں بلا کا ابلاغ اور غضب کا تاثر ہے - روان برجستگی اس پر مستزاد شاعری کی دنیا میں اساتذہ فن نے اتنے اونچے مضامین باندھے اور اعلیٰ پائے کے شعر کہے ہیں کہ شعر اور شاعر دونوں لازوال اور لافانی بن گئے - بعض شعراء ایسے ہیں جنہیں سن کر سجدہ تعظیم واجب ہوجاتا ہے - مثلاً" استاد نوح ناروی کا یہ شعر

نسبت جو مجھے ہے تیرے کوچے کی زمیں سے
میں دفن کہیں ہوں مگر اٹھوں گا وہیں سے

کچھ شعروں پر "سحر ملال کا گمان گزرتا ہے جیسے نظیر اکبر الہ آبادی کا انداز ہے -

وہ تیری گلی کی قیامتیں کہ لحد سے مردے نکل پڑے
یہ مری جبین نیاز تھی کہ جہاں دھری تھی دھری رہی

بعض اشعار کے سامنے غزل کی اباحیت شرما سی جاتی ہے -
عزیز الحسن مجذوب کا رنگ ملاحظہ ہو -

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

کچھ اشعار ایک بار پڑھے مگر عمر بھر یاد رکھے جاتے ہیں - کیف مراد آبادی کا یہ شعر اسی پائے کا ہے -

بقاء کی فکر کرو خود ہی زندگی کے لئے
زمانہ کچھ نہیں کرتا کبھی کسی کے لئے

کئی ایک اشعار وہ بھی ہوتے ہیں جنہیں سن کر یا پڑھ کر وجدان وجود بڑھنے لگتا ہے -

چھوٹے نہ گند مجھ سے چھوڑا نہ کرم اس نے
بندہ ہو تو ایسا ہو' مولا ہو تو ایسا ہو

ایسے بھی شعر کہے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر قلب و دماغ اور روح وجد میں آجاتے ہیں حفیظ ہوشیار پوری کی ندرت تخیل اور بلند پایہ تصور کا عمدہ اور خوبصورت اظہار دیکھئے

بات لب پہ آئی ہے دل سے حفیظ
بات دل میں کہاں سے آتی ہے

چند اشعار وہ بھی ہیں جو اسی بحر اسی زمین اور اسی رنگ میں پہلے اور آخری شعر کا مقام رکھتے ہیں یعنی "فاتح باب بھی خود اور "خاتم باب" بھی خود نہ ان پر کوئی حاشیہ چڑھا سکا اور نہ ان میں اضافہ کر سکا ۔ میرے نزدیک نعت محض ایک صنف شاعری نہیں بلکہ وہ ذات مصطفیٰ ﷺ کے جمالیاتی تسلسل کا عنوان اور اظہار ہے اور سیرت نبوی ﷺ کا کاغذی پیرہن ' غور طلب اور ذوق آفریں بات یہ ہے کہ جس ذات کا کاغذی پیرہن اس قدر جاذب نظر ہے اس کا اپنا سراپا کس درجے دلنواز اور دلفریب ہو گا ۔ نعت صدیوں سے کہی اور لکھی جا رہی ہے ۔ عہد نبوت سے زمانہ حال تک کتنے لاکھ نعتیہ اشعار اور کتنے ہزار مجموعے لکھے اور چھاپے جا چکے ہیں مگر اس ذائقے سے نہ آج تک کام و دہن تلخ ہوئے ہیں اور نہ جی بھرا ہے صدیاں حباب کی طرح نعت کے محیط میں ابھرتی اور مٹتی رہیں لیکن یہ دریا ہمیشہ چڑھا ہی رہا ۔ کسی نے اس کا پاتال نہیں دیکھا شاعری خواہ کسی نوعیت کی ہو نظم ہو یا غزل طربیہ ہو رزمیہ ہو یا مرثیہ اس میں اعلیٰ تخیل سے جان پڑتی ہے ۔ خوبصورت استعارے سے وہ اٹھتی ہے لطیف کنائے سے وہ نکھرتی ہے ۔ موزوں الفاظ اسے حسن دیتے ہیں ۔ چست اور انوکھی ترکیب اسے منفرد بناتی ہے اچھی بحر اس میں نغمگی بھر دیتی ہے اور جاندار قافیہ اسے چڑھی کمان بنا دیتا ہے لیکن نعت بذات خود تخیل کو عمدگی اور پاکیزگی بخشتی ہے ۔ استعارے کو حسن بناتی ہے کنائے میں رنگ بھرتی ہے ۔ الفاظ اس سے منسوب ہو کر تکریم پاتے ہیں ۔ ترکیب اس میں استعمال ہو کر حسن مرکب بنتی ہے بحر اپنے آپ کو پیش کر کے بیش قیمت ٹھہرتی ہے اور قافیہ نعت کے صدقے اپنی شان بڑھاتا ہے ۔ غزل پر تو عروج و زوال کے سائے پڑے اور نظم پر مد و جزر کے لمحے آئے ہیں مگر صدیقہ نعت کا ایک بھی پھول نہ کبھی کملایا ہے اور نہ مرجھایا ہے ۔ جس طرح بہار رسالت خزاں ناآشنا ہے اسی طرح موسم نعت بھی ہمیشہ تر و تازہ رہا ہے ۔ شعر کی جان اگر عمدہ تخیل ہے تو اس صنف شاعری کے کیا کہنے

جس کا مرکزی خیال ذات نبی ﷺ ہو ۔ خوبصورت تمثیل سے اگر شعر کا چہرہ نکھرتا ہے تو سیرت مصطفیٰ ﷺ سے بہتر حسین مثال کیا ہوسکتی ہے" لفظ کا لباس اگر شعری پیکر کو جاذب نگاہ بناتا ہے تو لفظ وہ حرف کی قبا کو راست آنے کے لئے قامت رسول ﷺ سے زیادہ موزوں اور کیا چیز ہوسکتی ہے ؟ اگر نفیس پیرایہ شعر کی آبرو بنتا ہے تو حضور ﷺ کے سراپا سے زیادہ نفیس کون سا پیرایہ تخلیق ہوا ہے ؟ اگر دل نشین ابلاغ شعر کو پر لگا دیتا ہے تو حسن ابلاغ کے لئے سید عالم ﷺ کے وصف سے زیادہ کون سا شاندار موضوع ہوسکتا ہے ۔

(بشکریہ نوائے وقت)

ہر قسم چپس خریدنے کے لئے
باِعتماد فیکٹری
مساجد اور دینی مدارس کے لئے
خصوصی رعایت
شریف اینڈ کو سٹون چپس فیکٹری جی ٹی روڈ جہانگیرہ تحصیل ضلع نوشہرہ